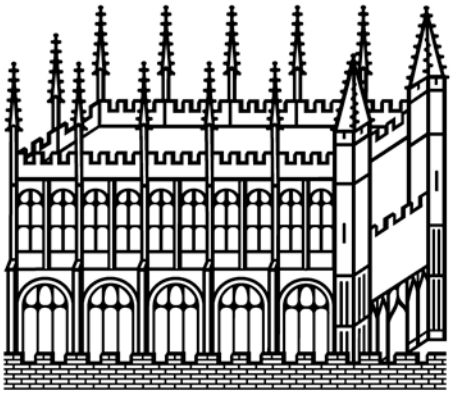


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

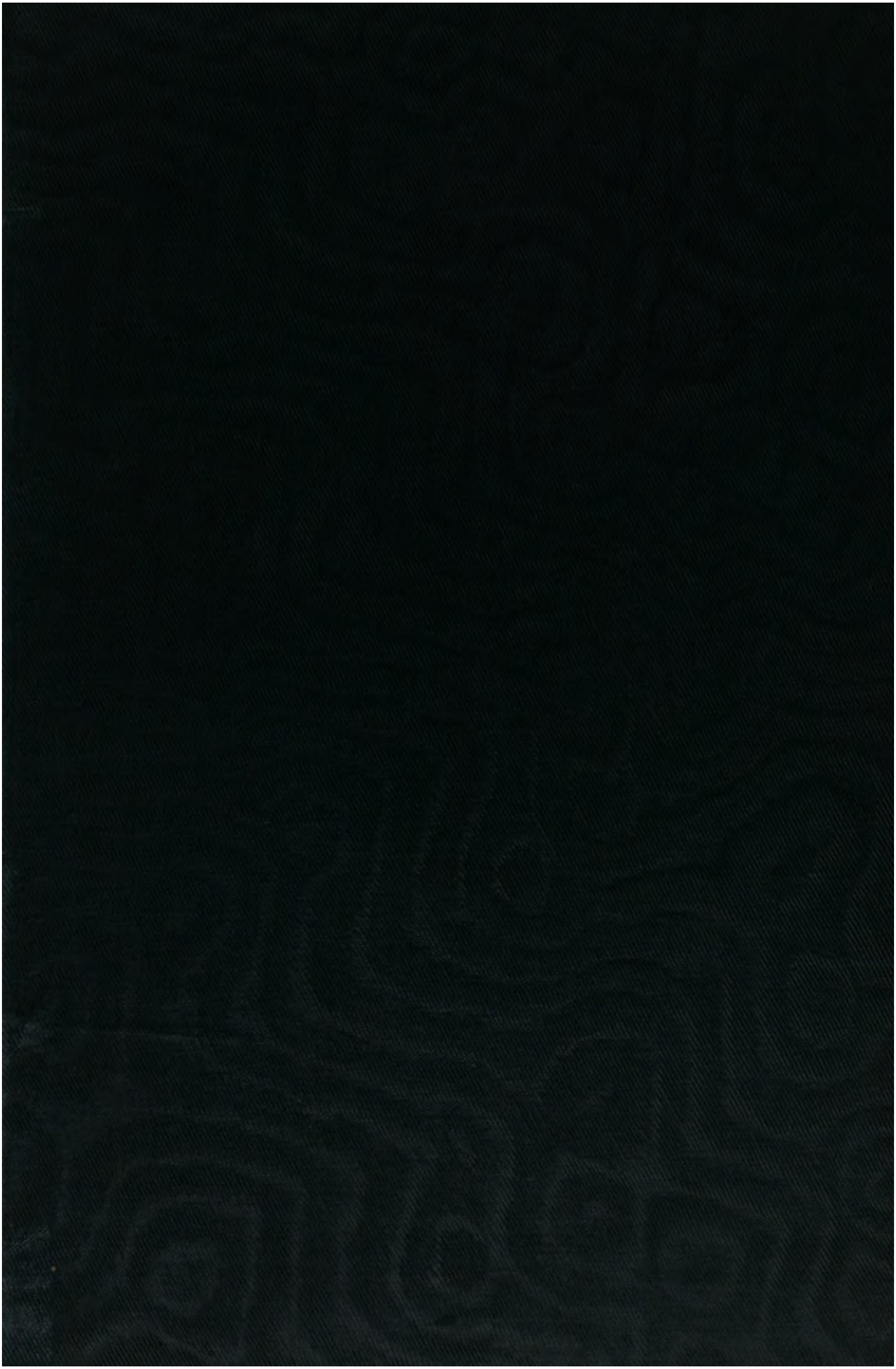
This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.



خاتمۃ الطبع

بفضلہ تعالی یہ رسالہ ۱۳۵۵ بارہ سو پچاسی ہجری نبوی مین تالیف ہوا
حق سبحانہ تعالی مؤلف اور اوسکے مان باپ کا بلکہ سب مسلمانون کا خاتمہ
بخیر کرے اور گناہون سے درگذرے اور خطاؤن معاف فرمائے
اور مولف نے بعد ختم ہونے کے اس رسالہ کو بغرض اصلاح خدمت
سراپا فیض و برکت مین جناب افادت مآب آفتاب اوج تحقیق نور خورشید
تدقیق مظہر فیوضات خفی و جلی حضرت اوستادی مولوی **محمد وزیر علی**
صاحب بجنوری اور ادیب کامل زبدۃ الاماثل عالم قمقام فاضل ہمام
اوستادی مولوی **محمد نظام** صاحب **شاہجہانپوری** ادام اللہ
ارشادہما کے گذرانا ممدوحین نے ازروی شفقت مقامات ضروری مین
اصلاح فرمائی اور نیز بعض حواشی مناسب تحریر فرمائے وآخر دعوانا
اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا ھَدَانِیْ لِلْاِسْلَامِ وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَآ اَنْ ھَدٰنَا
نَا اللّٰہُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ عَلَی الْجَمِیْعِ دَوْمًا حُصُوْصًا
عَلٰی سَیِّدِھِمْ وَخَاتَمِھِمْ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ

INDIAN INSTITUTE

اہل سنت کے اعتقاد کرے اوسکے کافر کہنے مین عالم اختلاف رکھتے ہین
منتقی مین ابو حنیفہ رح سے روایت ہے کہ ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہین
کہتے ہین اور ابو اسحٰق اسفرائنی نے کہا ہے کہ جو کوئی اہل سنت کو کافر
جانے ہم اوسکو کافر جانتے ہین اور جو کوئی نہین جانتا ہے ہم بھی اوسکو
کافر نہین جانتے ہین مسئلہ علامہ علم الہدے نے بحر المحیط مین کہا ہے
کہ جو ملعون بیچ جناب پاک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے گالی دے
یا اہانت کرے یا اونکے کسی دین کے کام مین یا اونکی صورت مبارک مین
یا اونکے اوصاف شریفہ سے کسی وصف مین عیب کرے خواہ مسلمان
ہو یا ذمی یا حربی اگرچہ ہنسی کی راہ سے کیا ہو وہ کافر ہے واجب القتل
توبہ اوسکی مقبول نہین ہے اور امت کا اجماع اسپر ہے کہ بے ادبی اور
سبکی ہر پیغمبر کی کفر ہے کرنے والا اوسکا خواہ حلال جانکر کرے یا حرام
جانکر مسئلہ یہ جو رافضی کہتے ہین کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے دشمنون کے
خوف سے اللہ تعالی کے بعضے حکمون کو نہین پونہچایا کفر ہے فقط

کہ نہین کافر ہوتا ہے اور موید الدار یہ شرح ہدایہ مین ہے کہ سجدہ بالاجماع
جائز نہین ہے اور خدمت کرنا دوسری طرح جیسے اوسکے آگے کھڑا ہونا یا ہاتھ
چومنا یا پشت یعنی پیٹھہ جھکانا تیسری ہی کرنا جائز ہے **مسئلہ** جو کوئی جانور ذبح کرے
بتون کے نام پر یا کنون پر یا دریاؤن پر یا نہرون پر اور چشمون پر اور گھرون پر
اور اوسکے مثل پر پس ذبح کرنے والا مشرک ہے اور اوسکی عورت اوس سے
جدا ہے اور جانور ذبح کیا ہوا مردار ہے **مسئلہ** دستور القضاۃ مین امام زاہد
ابو بکرؒ سے نقل کیا ہے کہ جو کوئی کافرون کے عیدکے دن جیسے مجوس کا نوروز اور کفار
ہند کی دوالی دسہرہ نکلے اور کافرون کے ساتھ کھیل مین موافقت کرے کافر ہوتا ہے
مسئلہ ایمان نا امید کا مقبول نہین ہے اور نہ توبہ نا امید کی اصح یہ ہے
کہ مقبول ہے **مسئلہ** شرح مقاصد مین ہے کہ جو کوئی عالم کے نو پیدا ہونیکا
یا جسمون کے حشر کا یا علم جزئی اور مانند اوسکے کا جو ضروریات دین سے
ہے انکار کرے بالاتفاق کافر ہوتا ہے اور اگر بیچ مسلمون عقیدہ یکے
خمین رافضی خارجی معتزلہ وغیرہ فرقی مدعی اسلام کے خلاف رکھتے ہین رخلاف

مسئلہ ایک شخص قرآن کی آیت کو پیالہ مین رکھکر اور پیالہ کو پانی
سے بھر کر کہے کَاسًا دِھَاقًا کافر ہوتا ہے مسئلہ اگر دیگچی یا ہانڈی مین کچھ
باقی ہے اوسکی نسبت کہے وَالْبَاقِیَاتُ الصَّلِحٰتُ کافر
ہوتا ہے مسئلہ اگر ایک شخص نے بِسْمِ اللّٰہِ کھکر شراب پی یا زنا کیا
کافر ہوتا ہے اور اسیطرح اگر بِسْمِ اللّٰہِ کھکر حرام کھایا مسئلہ اگر
رمضان آیا اور کہا کیا سر پر رنج آیا کافر ہوتا ہے مسئلہ اگر ایک شخص نے کسیکو
کہا کہ چل فلانے کو امر بالمعروف یعنی نیک بات کا حکم کرین اوس نے جواب
مین کہا کہ اوسنے میرا کیا کیا ہے کہ امر معروف کرون کافر ہوتا ہے
مسئلہ ایک شخص نے مقروض کو کہا کہ میرا روپیا دینا مین دیدے
جسپر قرض آتا ہے ۱۲
اسلیے کہ آخرت مین روپیا نہین ہوگا اوسنے جواب مین کہا کہ دس اور دے
آخرت مین مجھسے لے لیجو وہان دیدون گا کافر ہوتا ہے مسئلہ بادشاہ کو
اگر سجدہ عبادت کا کرے بالاتفاق کافر ہوتا ہے اور اگر تحیت یعنی ادب کے
ارادہ سے مثل سلام کے کرے عالمون کو اوسمین اختلاف ہے ظہیریہ مین کہا ہے

۱۲ منہ کتاب

عن قاضی خان عفی اللہ

ضیاء البصائر وذکر الامان
عافیت اختیار کی ہے
مجالس فضولی کی
کیا کام ہے سو یہ سب
تفکین کفر کی ہین کذا فی
الفصول العمادیہ ۱۲ منہ
عالمگیریہ مؤلف
قول واید یدون کا
ترجمہ امام ابوبکر محمد بن
الفضل نے کہا ہے
کہ یدون بلسبب ضعیف
اور بسبک جاتے ثقات
کے کافر ہوتا ہے اور بعض
مشائخ کے کہتے ہین کہ نہین
کافر ہوتا ہے ۱۲ مؤلف

نہین کافر ہوتا ہے اور غیر عورت کے ساتھ جاننے سے کافر ہوتا ہی مسئلہ
حیض کی حالت مین جماع کو حلال جاننا کفر ہے اور استبرار کی حالت مین بیت
ہے کفر نہین ہے مسئلہ خیر وانی مین ہے کہ ایک شخص اونچی جگہہ پر
بیٹھے اور لوگ بطور ہنسی شغلہ کے مسئلے پوچھین اور وہ بطور ہنسی کے
جواب دے کافر ہوتا ہے اور اونچی جگہہ پر بیٹھنا بھی شرط نہین ہے علم
دین کے ساتھ ہنسی ہر طرح سے کفر ہے مسئلہ اگر کہا مجھکو علم کی مجلس سے
کیا کام ہے یا کہے عالم فاضل جو کچھہ کہتے ہین کون کر سکتا ہے کافر ہوتا ہے
مسئلہ اگر کہے روپیہ پیسا چاہیے علم کس کام آتا ہے کافر ہوتا ہے
مسئلہ اگر کہے کہ یہ لوگ جو علم سیکھتے ہین قصہ کہانیان ہین یا مکر فریب ہے
یا کہے کہ ہین عالمون کے حیلے کا منکر ہون کافر ہوتا ہے مسئلہ اگر کوئی کسیکو
کہے کہ میرے ساتھہ شرع مین آ اوسنے کہا کہ پیادہ لا تو آون کافر ہوتا ہے
اور اگر کہا کہ قاضی کی طرف چل اوسنے کہا پیادہ لا نہین کافر ہوتا ہی مسئلہ
اگر کہا کہ نماز جماعت سے پڑہ اوسنے کہا ان الصلوٰۃ تنھی کافر ہوتا ہے

کہا کہ اگر ضرورت کے لیے پہنے نہین کافر ہوتا ہے **مسئلہ** اگر کسی نے زنار یعنے
(یعنی جاڑے گرمی کے دور کرنے کو) عالمگیریہ مولف
جنیو باندہا قاضی ابوحفص نے کہا ہے کہ اگر اسلئے باندہا کہ کافرون کے ہاتہ
سے رہائی پائے نہین کافر ہوتا ہے اور اگر تجارت مین فائدہ ہونے کے لیے
باندہا ہے کافر ہوتا ہے **مسئلہ** آتش پرست نوروز کے دن جمع ہوون
یا ہندو ہولی دوالی کے دن خوشی کرین اور مسلمان کہے کہ کیا اچہا طریقہ
رکہا ہے اور کیا خوب رسم نکالی ہے کافر ہوتا ہے **مسئلہ** مجمع النوازل مین
ہے کہ ایک شخص نے صغیرہ گناہ کیا سو ایک شخص نے اوسکو کہا کہ توبہ کر اوسنے
کہا کہ مین نے کیا کیا ہے کہ توبہ کرون کافر ہوتا ہے **مسئلہ** اگر حرام مال مین سے
خیرات کی اور ثواب کی امید رکہی کافر ہوتا ہے **مسئلہ** اگر فقیر جانتا ہے کہ
حرام مال مین سے دیا ہے اور اوسکے لیے دعا کی اور دینے والے نے آمین کہی کافر
ہوتا ہے **مسئلہ** ایک فاسق بدکار شراب پی رہا ہے اور اوسکے ناتے
دارون نے اگر اوسپر روپے نثار کیے یا مبارکباد دی دونون صورتون مین
سب کافر ہوتے ہین **مسئلہ** اپنی عورت کے ساتھ لواطت حلال جاننے سے

۴۹ ضیاء البصائر فی الایمان والکبائر

فصول العمادیہ ہکذا
عالمگیریہ مولف
صغیرہ گناہ کیا
جنیو باندہنے سے کافر ہوتا ہے
عالمگیریہ مولف
لواطت حلال
جاننے سے اگر کافر
ہوتا تو ادریس امام محمد
رحمۃ اللہ علیہ سے منقول
کیسے ہوسکتا ہے

مسئلہ محیط اور ذخیرہ مین کہا ہے مسلمان کافر نہین ہوتا ہے
جب تک قصداً کفر نکرے مسئلہ مضمرات مین نصاب اور جامع اصغر سے
کہا ہے کہ اگر کسی نے کفر کا کلمہ قصداً کہا لیکن اعتقاد کفر کا نکیا بعضے عالمون
نے کہا ہے کہ نہین کافر ہوتا ہے اسلیے کہ کفر اعتقاد سے تعلق رکھتا ہے اور
بعضون نے کہا کہ کافر ہوتا ہے اسلیے کہ راضی ہونا ساتھ کفر کے کفر ہے
مسئلہ اگر ایک جاہل نے کفر کا کلمہ کہا اور نہین جانتا ہے کہ یہ کلمہ کفر کا
ہے بعضے عالمون نے کہا ہے کہ نہین کافر ہوتا ہے اور نہ جاننا عذر ہے
اور بعضے کہتے ہین کہ کافر ہوتا ہے نہ جاننا عذر نہین ہے مسئلہ جورو اور خاوند
مین سے اگر ایک بھی مرتد ہو جاے یعنے دین اسلام سے پھر جاے
نکاح فوراً ٹوٹ جاتا ہے قاضی کے حکم دینے پر موقوف نہین ہے یہ روایت
منتقی مین ہے مسئلہ اگر کوئی شخص آتش پرستون کی طرح ٹوپی
یا ہندون کی طرح کپڑے پہنے بعضے عالمون نے کہا ہے کہ کافر
ہوتا ہے اور بعضون نے کہا کہ نہین کافر ہوتا ہے اور بعضے متاخرین نے

نہوتا نہین کافر ہوتا ہے **مسئلہ** اگر کوئی کہے کہ خدا جانتا ہے کہ مین نے یہ کام
نہین کیا ہے حالانکہ اوسنے وہ کام کیا ہے اصح قول یہ ہے کہ کافر ہوتا ہے
اور امام سرخسی سے منقول ہے کہ اگر وہ قسم کھانیوالا اعتقاد کرتا ہی کہ یہ بات
جھوٹ کہنے سے کفر ہوگی تو البتہ کافر ہوتا ہے ورنہ نہین ہوتا ہے اور
حسام الدین کا فتوی اوسپر ہے **مسئلہ** امام طحاوی نے کہا ہی کہ جس چیز
پر ایمان لانا واجب ہے اوسکے انکار کرنے سے ایمان جاتا رہتا ہی **مسئلہ**
جس چیز سے مرتد ہونا یقینی ہے وہ اگر کسی سے ظاہر ہو تو اوسپر حکم ردت کا
کیا جائے اور جس چیز کے ردت ہونے مین شک ہے اوسکے ظہور
سے حکم ردت کا نکیا جائے اسلیے کہ جو چیز ثابت ہی شک سے نہین
جاتی چنانچہ **اَلْاِسْلَامُ یَعْلُوْ وَلَا یُعْلٰی** دین کا کلیہ مشہور ہے اور اہل اسلام
کے کافر کہنے مین جلدی نکرنا چاہے حالانکہ علمانے مکرہ کے اسلام کے
صحت کا حکم کیا ہے **مسئلہ** تاتارخانی مین ینابیع سے لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ رح
نے فرمایا ہے کہ جب تک کفر پر اعتقاد نکیا جائے کفر نہین ہوتا ہے

ضیاء البصائر فی ذکر الایمان والکبائر

مسئلہ اگر کہا مجھکو کھیل نے روزہ اور نماز سے جلدی پکڑا کافر ہوتا ہے

مسئلہ اگر کہے تو تھوڑے دنون نماز نہ پڑہ تا نماز نہ پڑہنے کا مزہ پاکے کافر ہوتا ہے

مسئلہ اگر کہا عالمون کا کام وہی ہے اور کافرون کا کام وہی کافر ہوتا ہے

اور اگر یہ بات ایک عالم معین کو کہی نہین کافر ہوتا ہے مسئلہ اگر دعا مین

کہا یا اللہ اپنی رحمت مجھسے نہ دریغ کر یہ کہنا الفاظ کفر سے ہے مسئلہ اگر

ایک شخص نے ایک عورت کو کہا کہ مسلمانی چھوڑ دے اس صورت مین اپنے

خاوند سے جدا ہو جائے گی کہنے والا کافر ہوتا ہے مسئلہ راضی ہونا کفر کے

ساتھ اپنے لیے اور اپنے غیر کے لیے کفر ہے اور صحیح یہ ہے کہ اگر کفر کو برا جان کر

اپنے دشمن کے لیے چاہے کہ کافر ہو جاوے یہ شخص اس راضی ہونے سے نہین کافر

ہوتا ہے مسئلہ اگر شراب پینے کی مجلس مین ایک اونچے مکان پر مثل واعظون

کے بیٹھے اور باتین ہنسی کی کہے اور مجلس والے اوس سے ہنسین سب کافر ہوتے

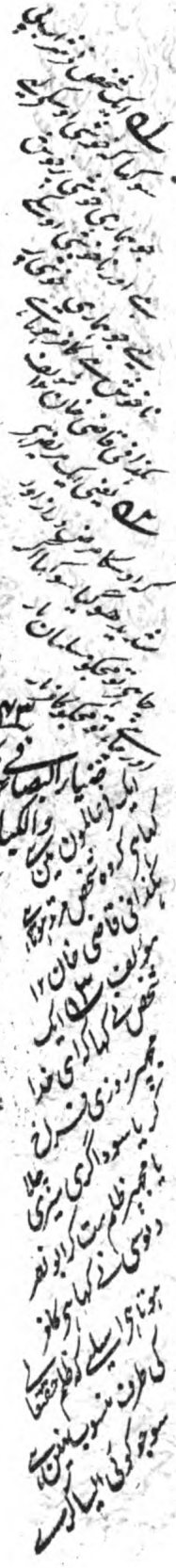
ہین مسئلہ اگر آرزو کرے اور کہی کاش زنا یا قتل ناحق حلال ہوتا کافر ہوتا ہے

اور اگر آرزو کرے اور کہے کاش شراب حلال ہوتی یا روزہ ماہ رمضان کا فرض

کہتے ہین کافر ہوتا ہے اور بعضے کہتے ہین نہین ہوتا ہے **مسئلہ** اگر کوئے
کہے کہ کافر ہونا بہتر ہے تیرے ساتھ رہنے سے کافر نہین ہوتا ہے اس لیے
کہ مراد اوسکی دوری ڈھونڈنے سے ہے **مسئلہ** اگر ایک شخص نے دوسرے کو
کہا کہ نماز پڑھ اوسنے جواب دیا کہ تو نے اتنی نمازین پڑہین تو کیا حاصل کیا
یا مین نے اتنے دنون نماز پڑہی تو کیا حاصل ہوا کافر ہوتا ہے
مسئلہ اگر کسی نے دوسرے کو کہا کہ تو کافر ہو گیا اوسنے جواب دیا کہ کافر ہی
ہوا جان کافر ہو جاتا ہے **مسئلہ** اگر کہا کہ مجھکو جورو اللہ تعالی سے
زیادہ محبوب ہے کافر ہو گیا اوس سے توبہ کرنا چاہیے اگر توبہ کرلی نکاح پھر
سے پڑہانا چاہیے **مسئلہ** اگر ایک کافر نے مسلمان کو کہا کہ مجھکو مسلمانی
سکھلا دے تاکہ تیرے پاس مسلمان ہو جاؤن اوسنے جواب دیا کہ ٹھہر فلانے
عالم یا قاضی کے پاس جا وہ تجھکو سکھلائین گے اوسوقت اونکے پاس
مسلمان ہو جایو اصح یہ ہے کہ نہین کافر ہوتا ہے اگر واعظ نے کہا کہ ٹھہر
فلانے دن میری مجلس مین آ کر مسلمان ہو جایو فتوی اسپر ہے کہ کافر ہوتا ہے

کہا تو نے جھوٹ کہا کافر ہوتا ہے مسئلہ اگر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو عیب لگایا
یا اونکے موے مبارک کو مویک کہا کافر ہوتا ہے مسئلہ اگر کوئی شخص ظالم
بادشاہ کو عادل کہے امام ابو منصور ماتریدی حرفی کہا کہ کافر ہوتا ہی اور امام ابو القاسم
نے کہا نہین کافر ہوتا ہے اسلیے کہ البتہ اوسنے کبھی عدل کیا ہوگا مسئلہ حمادیہ
اور سراجی مین ہے کہ اگر کوئی اعتقاد کرے کہ محصول مغیرہ بادشاہی خزانی بادشاہ کی
ملک ہے کافر ہوتا ہے مسئلہ سراجی مین ہے کہ اگر کسی نے کہا کہ تو علم غیب رکھتا ہی
اوسنے کہا کہ رکھتا ہون کافر ہوتا ہے مسئلہ اگر کسی نے کہا کہ اگر خدا مجکو
بغیر تیرے بہشت مین لیجائے نہین جاؤنگا اصح یہ ہی کہ نہین کافر ہوتا ہے مسئلہ
اگر کسی نے کہا مین مسلمان ہون دوسرے نے کہا لعنت ہے تجھپر اور تیری مسلمانی پر
کافر ہوتا ہے اور جامع الفتاوی مین ہی کہ ظاہر وہ ہی کہ نہین کافر ہوتا ہی اور سراجی
مین ہے کہ اگر کوئی کہے کہ جو فرشتے یا پیغمبر گواہی دیوین کہ تیری پاس چاندی
نہین ہے تو بھی یقین نکرون گا کافر ہوتا ہی مسئلہ اگر ایک شخص نے دوسرے کو
کہا اے کافر اوسنے کہا کہ اگر مین ایسا نہوتا تو تیرے ساتھ صحبت نرکھتا بعضے

کہا کہ شرع کا حکم ایسا ہے اس شخص نے زور سے ڈکار لیکر کہا کہ یہ دیکھ
شریعت کو کافر ہوتا ہے اگر کسیکو کہا کہ فلانے کے ساتہ صلح کرلے اوسنے کہا کہ
بت کو سجدہ کرون گا لیکن اوس سے صلح نہین کرون گا نہین کافر ہوتا ہے
اسلیے کہ اوسکا ارادہ صلح کی مشکل جانبی سے ہی اگر ایک فاسق کسی نیک بخت
کو کہے کہ آؤ مسلمانی دیکھو اور بدکاری کی محفل کی طرف اشارہ کرے کافر ہوتا ہے
مسئلہ اگر شراب کا پینے والا کہتا ہے کہ وہ شخص خوش رہے جو ہماری خوشی پر
خوش ہے ابوبکر طرخان نے کہا کہ کافر ہوتا ہے **مسئلہ** اگر ایک عورت کہے کہ خاوند
دانشمند پر لعنت ہو کافر ہوتی ہے **مسئلہ** اگر کسی نے کہا کہ جب تک مین حرام
یعنی عالم ۱۲ کذا فی الفتاوی العالمگیریہ ۱۲ مؤلف
پاؤن حلال کے پاس کیون جاؤن نہین کافر ہوتا ہے **مسئلہ** اگر کسی نے
بیماری مین کہا چاہے تو مجھکو مسلمان مار اور چاہے کافر مار کافر ہوتا ہی **مسئلہ**
فتاوای سراجی مین ہے کہ اگر کہا روزی مجھپر کشادہ کریا مجھپر ظلم مت کر ابونصر
نے اوسکے کفر مین توقف کیا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ کافر ہوتا ہے اسلیے کہ خدا
پر ظلم کا اعتقاد کرنا کفر ہے **مسئلہ** اگر ایک شخص اذان کہتا ہے اور دوسرے نے



کافر ہوتا ہے مسئلہ اگر کسی پیغمبر کی حقارت اور اہانت کی کافر ہوتا ہے
مسئلہ اگر کسی نے کہا کہ آدم علیہ السلام کپڑا بنتے تھے دوسرے نے کہا پس
ہم سب جولاہے ہین یہ دوسرا کافر ہوتا ہی مسئلہ اگر کہے کہ آدم جو گیہون نکھاتے
ہم بدبخت نہوتے کافر ہوتا ہے مسئلہ ایک شخص نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ایسا کرتے تھے دوسرے نے کہا کہ یہ بی آدبی ہی کافر ہوتا ہی مسئلہ
اگر کسی نے کہا کہ ناخن کٹوانا سنت ہے دوسرے نے کہا اگر یہ سنت ہے ہین نہین
کرتا کافر ہوتا ہے اگر کہے کہ سنت کس کام آتی ہی کافر ہوتا ہی مسئلہ اگر کسی نے
بنک بات کا حکم کیا دوسرے نے کہا تو یہ کیا غوغا لایا اگر یہ بات بطور انکار کے کہی
کافر ہوتا ہے فتاوای سراجی مین ہی قرضخواہ اگر کہے کہ تو اگر جہان کا خدا ہی تو بھی
تجھسے اپنا قرض لیلونگا کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ پیغمبر ہے نہین کافر ہوتا ہی مسئلہ
اگر کوئی کہے کہ خدا کا حکم ایسا ہی اوس شخص نے کہا کہ مین خدا کے حکم کو کیا جانتا
ہون کافر ہوتا ہی مسئلہ اگر فتوے کی طرف دیکھکر کہا کہ یہ کیا پرواہ ہے فتوے
کا تو لایا اگر شریعت کو ہلکا سمجھکر کہا کافر ہوتا ہے مسئلہ اگر کسی نے

یا فرشتہ کو گواہ کیا کافر ہوتا ہی مسئلہ مجمع النوازل سی نقل کیا کہ اگر کسی نے
کہا کہ مین نے سید ہی اور اولے بابہ کے فرشتے کو گواہ کیا نہین کافر ہوتا ہے
اگرچہ نکاح صحیح نہین ہوتا ہے مسئلہ اگر کسی جانور نے آواز کی سو کہا کہ
بیمار مرجائے گا یا غلہ مہنگا ہوگا یا جانور نے آواز کی سو سفر سے پھر آیا
اسکے کفر مین اختلاف ہے مسئلہ اگر کہا کہ خدا جانتا ہے کہ مین ہمیشہ
برابر تجکو یاد کرتا ہون بعضون نے کہا کہ کافر ہوتا ہی اور اگر کہا کہ خدا جانتا ہے
کہ تیری غمی اور شادی مین مین ایسا ہون جیسا مین اپنی غمی اور شادی مین بعضون
نے کہا کہ کافر ہوتا ہے اور بعضون نے کہا کہ اگر اوس شخص کی نیکی اور بدی
پر اس طرح قیام کرتا ہے جیسا کہ اپنی نیکی اور بدی پر نہین کافر ہوتا ہے
مسئلہ اگر کہا خدا کی قسم اور تیرے پانون کی کافر ہوتا ہی مسئلہ اگر
کہا کہ رزق خدا کی طرف سی ہے لیکن بندہ سے تلاش کرنا چاہیے کافر ہوتا ہے
مسئلہ اگر کہا کہ فلانا جو نہی ہوئے اوسپر ایمان نہ لاؤن گا یا کہا اگر خدا مجکو
نماز کا حکم دیوے نماز نہین پڑہونگا یا کہا اگر قبلہ اس طرف ہوگا نماز نہین پڑہون گا

مسئلہ اگر حرام قطعی کو حلال کہی یا حلال قطعی کو حرام یا فرض کو فرض نجانے
کافر ہوتا ہے مسئلہ اگر گوشت مردار کا بیچتا ہے اور کہے کہ یہ مردار نہین ہے حلال ہے
کافر نہین ہوتا ہی مسئلہ ایک شخص نے دوسرے کو کہا کہ خدا سے نہین ڈرتا ہے
اوسنے کہا نہین ڈرتا ہون کافر ہو جاتا ہی اور محمد بن فضیل کے نزدیک اگر گناہ
مین ہے کافر ہوتا ہی ورنہ نہین مسئلہ اگر کہا کہ وہ خدا ہووے تو بھی اپنا
حق اوس سے لیسکون کافر ہوتا ہی مسئلہ اگر کہے کہ خدا تجھسے بس نہین
آتا ہے مین کسطرح تجھسے بس آون کافر ہوتا ہی مسئلہ اگر کہے کہ میرا آسمان پر
خدا ہے اور زمین پر تو کافر ہوتا ہی مسئلہ اگر کسیکا لڑکا مر گیا اوسنے کہا کہ خدا کو
چاہیے تہا کافر ہوتا ہی اور اگر دوسرے نے کہا کہ خدا نے تجھپر ظلم کیا کافر ہوتا ہے
مسئلہ اگر ایک شخص نے دوسرے پر ظلم کیا مظلوم نے کہا کہ ای خدا تو اوسے
مت قبول کر اگر تو اوسی قبول کرتا ہی مین نہین قبول کرتا ہون کافر ہوتا ہی
مسئلہ اگر کہے کہ مین ثواب اور عذاب سے بیزار ہون کافر ہوتا ہی مسئلہ
اگر کسی نے بغیر گواہون کے نکاح کیا اور کہا کہ مین نے خدا اور اوسکے رسول کو گواہ کیا

تو ضرر نہین اور یہ صریح ایمان ہے اور اگر ایک مسئلہ مین کئی وجہین کفر کی ہون
اور ایک وجہ مقتضی عدم کفر کی تو مفتی کو چاہیے کہ مسلمان پر نیک گمان کر کے
اوس وجہ کیطرف جو کفر سے منع کرتی ہے میلان کرے بعد اسکے اگر نیت
قائل کی وہ وجہ ہے جو کفر کو منع کرتی ہے تو مسلم ہے اور اگر ارادہ کیا
اس وجہ کا جو موجب کفر کے ہے تو مفتی کا فتوٰی فائدہ نہ دے گا اور حکم
کیا جاوے ساتہ توبہ کے اور اس قول سے رجوع کرنیکے اور ساتہ تجدید نکاح کے
درمیان اسکے اور اوسکی عورت کے مسئلہ شیخین کو گالی دینے سے کافر
ہوتا ہے اور علی رضی اللہ عنہ کو اونپر فضیلت دینے سے کہ بدعت ہی کافر
نہین ہوتا ہے مسئلہ خدا کا دیدار محال جاننے سے کافر ہوتا ہے مسئلہ خدا
کا جسم کہنا یا اوسکو متحیز کہنا یا ہاتہ پانون کہنا کفر ہے مسئلہ اگر کلمہ کفر کا اپنے اختیار
سے کہے اور یہ نہین جانتا کہ یہ کلمہ کفر کا ہے تو اکثر عالمون کے نزدیک کافر
ہو جاتا ہے معذور نہین ہوگا اور جو بے اختیار زبان سے نکلے نہین کافر
ہوتا ہے مسئلہ اگر ارادہ کفر کا کیا اگرچہ مدت دراز کا تو فورًا کافر ہوتا ہے

مولف عفی اللہ عنہ

چوری اور ایک گناہ پاؤن مین یعنی جہاد مین صف جنگ سے بھاگنا اور گناہ
تمام بدن سے والدین کی نافرمانی کرنا حق تعالی اپنے کرم سے ہمکو ان گناہونسے
بچاوے آمین **خاتمہ پیچ بیان کلمات کفر کے جانا چاہیے کہ جو**
چیز کفر ہی بلا خلاف وہ موجب ہے حبط عمل کے اگر پہلے حج کیا تھا تو اوسکو
اعادہ حج کا لازم ہے اور صحبت اپنی عورت کے ساتھ زنا ہوگی اور لڑکا جو اس
حالت مین پیدا ہوگا وہ ولد الزنا ہوگا اور اگر اوسنے بعد اسکے کلمہ شہادت کا کہا
اور وہ کہنا بطور عادت کے ہی اور اوس قول سے رجوع نہین کی تو مسلمان
نہوگا اسلیے کہ کلمہ شہادت کا بطور عادت کے کہنا کفر کو نہین اوٹھاتا اور جس شخص کے
کفر مین اختلاف ہو تو اوسکے کہنے والیکو حکم کیا جائیگا تجدید نکاح کا اور توبہ کا
اور رجوع کا اس عقیدہ سے بطریق احتیاط کے اور جو الفاظ کفر کے خطاء سے سرزد
ہوئے تو موجب کفر کے نہین اور تجدید نکاح کا حکم نکیا جائیگا لیکن اون الفاظ کے کہنے والیکو
حکم کیا جائیگا ساتھ استغفار کے اور اس قول سے رجوع کرنے کے اور جس شخص کے
دل مین ایسے خطرے آئین تو موجب کفر کے ہین اور زبان پر نہ لایا اور مکروہ جانا

اور بیوی سے ظہار کرنا اس قدر مذکور ہوے سوا انکے اور بھی ہین بعد ترجمہ
مشکوٰۃ مین کہ حضرت شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی اور کتاب ابن نجیم
مصنف بحر الرائق کی مین لکھے ہین ف مولانا شاہ عبد العزیز
رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کبائر ستر کے قریب
ہین اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قریب سات سو کے ہین اور انسب یہ ہے
کہ کبائر کو ضبط اور قیاس کرنا چاہیے مفسدہ منصوصہ پر تو اگر اقل مفاسد سے
کم ہو تو صغیرہ ہے اور نہین تو کبیرہ یہ خلاصہ تقریر امام عز الدین بن سلام کا
ہے اور شیخ ابو طالب مکی نے فرمایا کہ مین نے کبائر کے احادیث کو جمع کیا
تو مین نے ستر کبائر مصرح پائے چار گناہ دل مین شرک اور گناہ پر جم جانیکی
نیت اور رحمت الٰہی سے ناامید ہونا اور قہر خدا سے بیخوف ہونا اور چار گناہ زبان
مین جھوٹی گواہی دینا پاکدامنون کو زنا کا عیب لگانا اور جھوٹی قسم کھانا
اور جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ مین شراب پینا اور یتیم کا مال کھانا اور ربا
لینا اور دو گناہ شرمگاہ مین زنا اور لواطت اور دو گناہ ہاتھ مین ناحق قتل اور

اور پنجے پاؤں پنجے کرنا ازراہ تکبر کے اور گمراہی کی طرف بلانا لوگون کو اور توجہ کرنا اور برا
طریقہ نکالنا اور اشارہ مسلمان بھائی کی طرف کرنا ساتھہ تیز چیز کے اور خوجا
کرنا کسیکو اور قطع کرنا کسی چیز کا اپنے اعضا سے یعنی مثلاً داڑہی منڈوا دے
یا تھوڑی سے ناک وغیرہ کاٹ ڈالے اور ناشکری کرنی اپنے محسن کی اور کجروی
کرنا حرم مین اور جاسوسی کرنا اور کھیلنا ساتھہ نرد کے اور جتنے کھیل کہ بالاتفاق
حرام ہین کھیلنا اور کہنا مسلمان کا مسلمان کو اے کافر اور نہ عدل کرنا درمیان
بی بیون کے نوبت مین اور زنا کرنا اور حائضہ سے صحبت کرنی اور کرانی علانیہ سے
خوش ہونا اور جانور سے فعل بد کرنا اور عالم کو اپنے علم پر عمل نکرنا اور محبت
دنیا کی کرنی اور نظر کرنا امرد خوبصورت کو اور کسیکے گھر مین جھانکنا اور کسیکے
گھر مین بغیر اوسکے اذن کے جانا اور دیوثی اور قحبہ ساقی کرنا اور امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر تردیک قدرت کے ترک کرنا اور قرآن بعد سیکھنے کے بھلانا اور
حیوانات کو جلانا اور عورت کو نافرمانی کرنا خاوند کی بلا سبب اور رحمت خدا سے
ناامید ہونا اور اوسکے عذاب سے نڈر ہونا اور حقارت عالمون اور حافظون کی کرنی

لڑائی سے بھاگنا اور مال یتیمون کا ناحق کھانا اور ماپ تول مین خیانت کرنی
اور نماز آگے پیچھے وقت سے پڑھنی اور مسلمانون سے ناحق لڑنا اور
جھوٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر باندہ لینا اور بُرا کہنا رسول کو اور قرآن کو
اور فرشتون کو اور انکار کرنا اونکا اور ٹھٹھا کرنا ساتھ انکے اور انکار کرنا ضروریات
دین کا اور ترک کرنا نماز اور زکوٰۃ اور حج اور روزہ رمضان کا اور حضرت کے صحابہ کو
بیشمے خدا کی توحید اور پیغمبرونکی رسالت اور قیامت ۱۲ مولوی محمد نظام صاحب
بُرا کہنا اور گواہی بے عذر چھپانی اور رشوت لینی اور خاوند جورو مین لڑائی ڈالوانی
اور چغل خوری بادشاہ وغیرہ سے کرنی اور غیبت کرنی اور اسراف کرنا اور تفرقی
کرنی اور فساد کرنا زمین مین بیچ مال اور دین کے اور ہمیشہ صغیرہ گناہ کرنے اور
مدد کرنی گناہون پر اور رغبت دلانی گناہ پر اور گانا مزامیر کے ساتھ اور ستر کھولنا
حمام مین روبرو لوگون کے اور بخل کرنا ادا واجب سے اور قتل کرنا اپنے نفس کو
اور تلف کرنا ایک عضو کا اپنے اعضا مین سے یہ گناہ مین زیادہ ہے اوس سے
کہ اپنے غیر کو مارے اور پاکی نکرنی پیشاب اور منی سے اور ایذا دینی ساتھ قلہ
دینے کے اور جھٹلانا تقدیر کو اور اپنے امیر سے عہد شکنی کرنی اور طعن کرنا نسبون مین

کافر ہو جاتا ہے نعوذ باللہ منہ اور مولانا جلال الدین دوانی وغیرہ نے کبیرہ نقل
کیے ہین کہ شرک کرنا ساتھ اللہ کے خواہ اوسکی ذات مین کسیکو شریک کرے یا عبادت
مین یا استعانت مین یا علم مین یا قدرت مین یا تصرف مین یا پیدا کرنے مین یا
پکارنے مین یا کہنے مین یا نام رکھنے مین یا ذبح کرنے مین یا نذر ماننے مین
یا لوگون کے امور سونپنے مین یعنی جیسے اللہ کو سبکے کام سپرد ہین ویسے
اور کو بھی جاننے اور نیت اصرار کی گناہ پر رکھنی اور ناحق خون کرنا اور زنا اور
اغلام اور چوری کرنی اور سحر کرنا اور سیکھنا سحر کا اور شراب پینی اور نشہ کی چیز پینی اور
نکاح کرنا اپنے محارم سے اور جوا کھیلنا اور ترک کرنا ہجرت کا کفار کے ملک سے اور
دوستی کرنی کفار سے اور ترک کرنا جہاد کا باوجود قدرت کے اور غلبہ کفار کے
اور بیاج کھانا اور گوشت مردار کا اور سور کا کھانا اور نجومی اور کاہن کی تصدیق کرنی
اور کسیکا مال ظلم سے لینا اور مرد یا عورت پاکدامن کو تہمت زنا کی کرنی اور جھوٹی
گواہی دینی اور روزہ رمضان کا قصداً بے عذر توڑنا اور قسم جھوٹی کھانی
اونٹنا کاٹنا اور ماں باپ مسلمانون کو ناحق ستانا اور انکی نافرمانی کرنی اور کافرونکی

النّاس وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَاَنْتَ فِیْهِمْ فَاثْبُتْ وَاَنْفِقْ
عَلٰی عِیَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ اَدَبًا
وَخِفْهُمْ فِی اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور نہ پی تو شراب پس تحقیق یہ سر ہے تمام
برائی کا اور بیچ تو گناہ سے پس تحقیق بسبب گناہ کے اوترتا ہے غضب اللہ کا اور
بچ تو بھاگنے لڑائی کفار کی سے اگرچہ مرتے ہون لوگ اور جس وقت کہ پوہنچے آدمیونکو
موت یعنی بسبب وبا وغیرہ کے اور ہو تو بیچ اونکے پس ٹھہرا رہ اور خرچ کر اوپر کنبے اپنے کے
مال موافق مقدور اپنی کے اور مت اوٹھا رکھ اونسے لاٹھی اپنی ادب کی یعنی اگر احتیاج ادب
کی کھتے ہین مار اگر ادب کے لیے اور ڈرا اونکو بیچ مقدمہ اللہ کے یعنی نصیحت بتعلیم کرتا رہ
بیچ حکمون اور منع باتون خدا کے روایت کی یہ احمد نے ف اگرچہ مرتے ہون
لوگ اسمین مبالغہ منظور ہے والا دو چند سے زیادہ اگر کافر ہون بھاگنا جایز
ہے اور وبا سے بھاگنے کا حکم یہ ہے کہ اگر ایک شہر مین وبا آوے وہانسے نکلے
نہین اور اگر اور جگہ ہے وہان آوے نہین اور بھاگنا اوس سے گناہ ہے جیسے کہ
کفار کی لڑائی سے بھاگا اور اگر یہ اعتقاد کرے کہ بھاگنے سے بچونگا والا مر جاوگا

یعنی مشکوۃ کی کتاب الایمان مین معاذ سے روایت ہے کہ کہا نصیحت کی مجکو
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دس باتونکی فرمایا نہ شریک کر اللہ کا کسیکو اگرچہ
مارا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور نہ نافرمانی کر اپنے باپ کی اگرچہ حکم کرین
تجکو یہ کہ الگ ہو اپنے اہل سے اور اپنے مال سے اور نہ چھوڑ تو نماز فرض کو جانکر
پس تحقیق جسنے چھوڑی نماز فرض جان بوجھکر تو بیشک الگ ہوگیا اوس سے ذمہ
خدا کا ف اگرچہ جلایا جاوے تو معاف عمل اولی پر کرتے تھے اسلیے انکو یہ
فرمایا اور اور کو جائز بھی ہے کہ اس صورت مین کلمہ کفر کا زبان پر جاری کرلے
اور دل مین ایمان مضبوط رکھے اور الگ ہو اہل و مال اپنے سے یہ مبالغہ اور تاکید ہے
اسباب مین اور واجب نہین انسے نکلنا واسطے حرج کے اور ذمہ خدا کا یعنی نہین باقی
رہا خدا تعالے کی امن مین دنیا مین سبب مستحق ہونے تعزیر کے اور آخرت مین سبب
مستحق ہونے عذاب کے و لا تشربن خمرا فانہ راس کل
فاحشۃ وایاک والمعصیۃ فان المعصیۃ تحل سخط
اللہ وایاک والفرار من الزحف وان هلك

اور جانا چاہیے کہ گناہ کبیرہ وہ ہی کہ شرع مین اوسکے کرنے پر حد آئی ہو یا وعید
عذاب کا آیا ہو اوسکے کرنے پر قرآن اور حدیث صحیح مین باطلاق شرع مین
اوسپر کفر کا آیا ہو جیسے اس حدیث مین مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ یا فساد
اوسکا مثل فساد گناہ کبیرہ کے یا زیادہ اوس سے ہو یا منع اوس سے آیا ہو ساتھہ
دلیل قطعی کے اور موجب ہتک حرمت دین کا ہو پس جسمین یہ بات نہ ہو وہ صغیرہ ہے
اور مراتب کبیرہ کے متفاوت ہین بعضے بہت بُرے اور بڑے ہین بعض سے اور حدیثون
مین جو مذکور ہوے ہین سب نہین مذکور ہوے بلکہ جو مناسب پوچھنے والیکے ہوتا بیان فرماتے

ضیاء البصائر فی ذکر الاثام والکبائر

عن معاذٍ قال اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعشر کلمات قال لا تشرک باللہ شیئًا وان
قُتلتَ وحُرِّقتَ ولا تعقنّ والدیک وان امراک ان
تخرج من اھلک ومالک ولا تترکنّ صلوٰة مکتوبة
متعمدًا فان من ترک صلوٰة مکتوبة متعمدًا
فقد برئت منه ذمة اللہ

يُشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ یعنے اللہ تعالی شرک کو نہین بخشتا
اور سوا شرک کے اور گناہ جو چاہتا ہی بخش دیتا ہی اسلیے تعریف اور اقسام شرک کے
معتبر کتابون سے مع نام کتابون کے لکھے گیے اسمین خوب تامل کری اور اون سے بچے
تمام ہوا بیان شرک کا اب شروع ہوتا ہے بیان سحر کا سحر کرنا جیسی حرام اور ہلاک کرنیوالا
ہے ویسے ہی سیکھنا اور سکھانا سحر کا بھی حرام اور ہلاک کرنیوالا ہے اور خیالی حاشیہ
شرح عقاید کیمین لکھا ہے کہ سحر کرنا کفر ہے بالاتفاق اور ایک جماعت صحابہ وغیرہ
کی اسپر متفق ہے کہ ساحر کو مار ڈالنا چاہیے اور بعضے کہتے ہین کہ اگر سحر باعث کفر کا ہو
مار ڈالے اگر اوس سے توبہ نکرے اور نجوم اور کہانت اور پوچھنا کاہن اور رمل
اور شعبدہ اور تعلیم کرنی انکی اور ضروری لینی اونپر حرام ہے اور اگر ایک مسلمان دو
کافرون سے بھاگے کبیرہ گناہ ہی اور اگر دو سے زیادہ ہون بھاگنا حرام نہین جایز ہے
لیکن اولی یہ ہے کہ تب بھی ٹھہرا رہے کذا ذکر الشیخ عبد الحق رح نجوم ستارونکی تاثیرات سے
خبرین آیندہ وغیرہ کی بتانین اور کہانت بغیر ستارونکے غیب کی خبرین دینی جیسے
بعضونکے جنات تابع ہوتے ہین اور وہ احوال غیب بیان کرتے ہین فقط

رجوع کرتے ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ خدا کے نام کے ساتھہ علم اور قدرت مین
اور وںکو برابر کرتے ہین جیسے کہ کہے ماشاء اللہ وشئت یعنی جو کچھہ خدا چاہے
اور تم چاہوگے وہ ہوگا ایک شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یونہین کہا تھا
اوسکو فرمایا کہ تو نے مجھے اللہ کا شریک کیا بلکہ یون کہہ ماشاء اللہ وحدہ یعنی جو خدا تنہا
چاہیگا وہی ہوگا تمام ہوا مضمون تفسیر عزیزی کا اور بعضے افعال اگرچہ شرک حقیقی یعنے
کفر نہین ہین لیکن مشابہ افعال مشرکون اور بت پرستونکے ہین اون سے بھی پرہیز
کرنا لازم ہے جیسے کہ لوگ رو برو علما اور بادشاہون وغیرہ کے زمین کو چومتے ہین
کرنیوالے اس فعل کے اور جو کہ اسپر خوش ہوتے ہین دونون گنہگار ہوتے ہین کیونکہ
یہ فعل حرام اور کبیرہ گناہ ہے اسلیے کہ مشابہ بت پرستی کے ہے کذا فی تحفۃ الملوک
پس نہین چومنی اگر بطور عبادت اور تعظیم کے ہو کفر ہے اور اگر بطور تحیت یعنی ادب کے
ہو کفر نہین لیکن گناہ کبیرہ ہے کذا فی درالمختار سوائے بھاپیو شرک ہے ہر کسیکو
پرہیز کرنا لازم ہے کہ مدار ساری عبادتون کا اسپر ہے یعنی شرک کا کوئی عمل قبول
نہین ہوتا اور نہ بخشا جاتا ہے جیسے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے ان اللہ لا یغفر

29
ضیاء مالکبصائر فی ذکر الایمان
والکبائر

یعنی مشکوٰۃ کی کتاب الایمان مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے بچو تم سات چیزون ہلاک کرنے والیون سے عرض کیا
صحابہ نے یارسول اللہ اور کیا ہین وہ فرمایا شرک کرنا ساتھ اللہ کے اور جادو کرنا
اور مارنا اوس جان کا کہ حرام کیا اللہ نے مگر ساتھ حق کے اور کھانا بیاج کا اور کھانا
مال یتیم کا اور پیٹھ دینا دن لڑائی کے کافرون سے اور تہمت کرنی ساتھ زنا کی عورتون
پاکدامنون ایمان والیون بیخبر کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بعضی تفسیر مین شرک
کی تفسیر عزیزی مین لکھی ہین کہ جو لوگ سوا خدا کے اورونکو غیر عبادت مین ہمسر خدا کا
کرتے ہین وہ بہتیرے ہین از انجملہ وہ لوگ ہین کہ بیچ ذکر کے اورون کو ہمسر
خدا کا کرتے ہین اور نام اورونکا مانند نام خدا کے بطریق تقرب کے ذکر کرتے ہین مثلاً
اوٹھنے بیٹھنے مین مثل نام خدا کے اورون کا نام لیتے ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ نام
رکھتے ہین بندہ فلان اور عبد فلان اسکو شرک فی التسمیہ کہتے ہین اور از انجملہ وہ ہین
کہ ذبح غیر خدا کے لیے کرتے ہین اور اورونکی منتین مانتے ہین اور از انجملہ وہ ہین
کہ دفع بلاؤنکے لیے اورونکو پکارتے ہین یا حاصل کرنے منافع مین اورونکی طرف

یا جیسے اللہ کو قادر جانتا ہے ہر چیز پر ویسا اور کو بھی جانے یا جیسے وہ
تصرف رکھتا ہے عالم مین ساتھ ارادہ اپنے کے ویسے ہی اور کو بھی جانے
مثلاً کسیکو جانے کہ اوسنے مجھے شاباش کہی تھی اوس سے معیشت فراخ ہوگئی
یا فلانے نے پھٹکار کی تھی اوس سے مین بیمار یا بدبخت ہوگیا اور بعضے کبیرہ
گناہون کو بھی شرع مین شرک کہا ہے اون سے بھی نہایت دور ہووے
جیسے کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسنے سوائے اللہ کے اور کی قسم
کھائی اوسنے ضرور شرک کیا یا آیا ہے کہ شگون بد لینا شرک ہے یا آیا ہے
کہ ریا کرنا شرک ہے یا آیا ہے کہ عورت جو خاوند کی محبت کے لیے ٹوٹکہ کرے
شرک ہے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اجتنبوا السبع الموبقات قالوا
یا رسول اللہ وما ھن قال الشرک باللہ والسحر
وقتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق واکل الربوا واکل مال الیتیم
والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات المؤمنات الغافلات متفق علیہ

دورسے کرنیکا حکم رکھتا ہے بلکہ مراد مطلق ایذا دینا ہے لوگون کو ناحق اور
حقیقت مین یہ اشارہ ہی ساتھ ترک وجود اور دعوی ہستی کے اصل ہی سب برائیون کا
بر دار خار و سنگ زرہ انچہ رہ نبود یعنی وجود خود ہمہ بردار زمیان

دوسرا باب پنج بیان ماہیت شرک اور کبائر کے

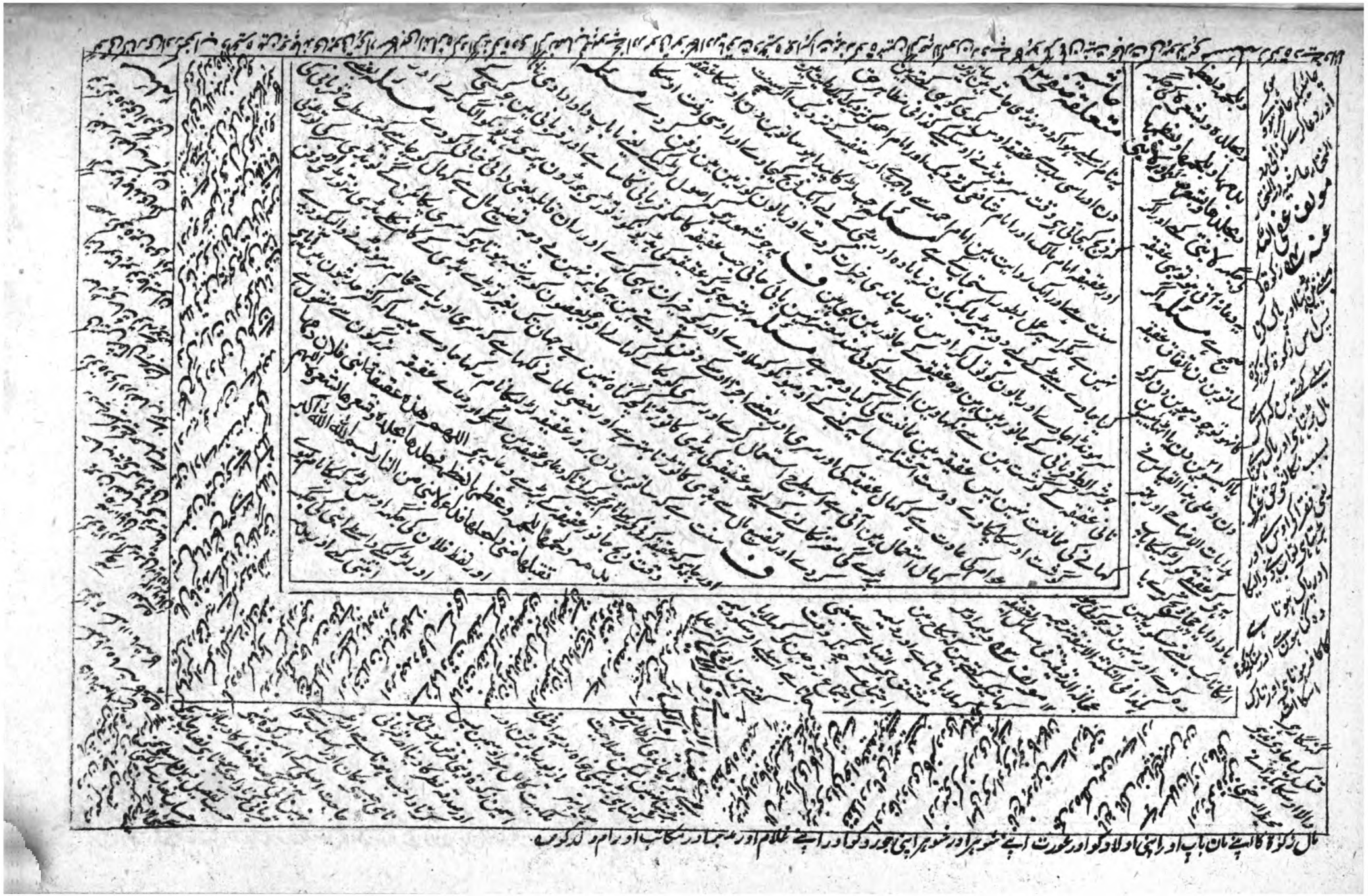
جانا چاہیے کہ شرع مین شرک اوسکو کہتے ہین کہ غیر خدا کو شریک خدا کا کرے
الوہیت مین یعنی واجب الوجود جانے جیسکہ مجوس اہرمن اور یزدان کو کہتے
ہین یا غیر خدا کو لائق عبادت کے جانے جیسکہ بت پرست کرتے ہین یہ مضمون
شرح عقائد مین ہے اور شرع مین شرک بمعنی کفر کے بھی آتا ہے جیسکہ حضرت شیخ
عبد الحق نے ترجمہ مشکوٰۃ مین انہین دونون قسمون کو کہ شرح عقائد مین مذکور ہوئی
ہین لکھا ہے کہ مراد شرک سے یہان کفر ہے اور اسیطرح خیالی مین اور یہی عصمت اللہ
نے بھی لکھا ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ شرک
شرع مین اوسکو کہتے ہین کہ جو صفتین خاص باریتعالی کی ہین وہ اسکے غیر مین
ثابت کرے یعنی جیسے اللہ تعالی کو علم ہر چیز کا ہے اور کا علم بھی ویسا جانے

اور مدد کرنی نیکی پر اور امر کرنا ساتھ نیکی کے اور منع کرنا بُری چیز سے اور قائم کرنا
حدونکا اور جہاد کرنا کفار سے اور مبتدعین سے ہتیار کر اور زبان کر اور ایمان سے سرحد
اسلام پر محافظت کرنی تا کافر نہ چلے آوین اور ادا کرنی امانت اور دینا پانچوان حصہ غنیمت
مین سے اور فرض موافق وعدہ کے ادا کرنا اور ہمسایہ کا حق ادا کرنا اور معاملہ لوگون سے
اچھی طرح کرنا اور جمع کرنا مال کا اور کمانا مال کا وجہ حلال سے اور خرچ کرنا مال کا اچھی جگہ اور
اسراف نکرنا یعنی بیجا خرچ نکرنا اور سلام علیک کرنا اور جواب سلام کا دینا اور چھینک والیکو جواب
دینا اور بچنا کھیل اور تماشے سے اور لوگونکو ایذا نہ دینی اور دور کرنا موذی چیز کو راہ سے
تمام ہوئے شعبے ایمان کے یہ سیوطی نے کتاب نقایہ مین مفصل ذکر کیے ہین یہان مجملاً
لکھے گئے تا لوگ گھبراوین نہین آدمیکو چاہیے کہ اپنے نفس مین تامل کرے جسمین سب
پائے جاوین وہ مؤمن کامل ہے اور جسمین سب نہون وہ مؤمن ناقص ہے مدد مانگ کر
اللہ تعالے سے ارادہ حاصل کرنیکا کرے کذا ذکرہ القاری رح اور دور کرنا ایذا کی
چیز کا یعنی پتھر کانٹے نجاست وغیرہ راہ سے ہٹاوے اور ظاہر ہو کہ ذمی معلوم
ہوتا ہی کہ اوٹھاوی بعد گر پڑنے کے اور اگر پہلے سے نہ ڈالی اور راہ پاک رکھے وہ بھی

خدا کا اور استغفار کرنی گناہون پر اور بچنا بیہودہ چیز سے اور اپنے آپکو پاک رکھنا نجاست
ظاہری اور باطنی سے اور پڑہنا نماز کا فرض ہو یا نفل اور ڈہانکنا ستر کا اور دینا صدقہ کا فرض
ہو یا نفل اور آزاد کرنا بردون کا اور سخاوت کرنی اور کھلانا اور مہمانی کرنی اور روزہ
رکھنا فرض ہو یا نفل اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج کرنا اور عمرہ کرنا
اور طواف کرنا اور ہجرت کرنی کافرونکے ملک سے اور اوس ملک سے کہ جہان کہین
رواج فسق و فجور کا اور بدعتون کا ہو بچانا اپنے دین کو بری باتون سے اور ادا کرنا خدا کے
نذر و نکا اور ادا کرنا کفارونکا اور بچنا بسبب نکاح کے حرام کاری سے اور خبر گیری کرنا
ساتھہ حقوق اہل و عیال کے اور فرمان برداری کرنی ماں باپ کی اور سلوک کرنا اونکے
ساتہ مال کر یا بدن کر یعنی مال سے بہی اونکی خدمت کرے اور بدن سے بہی
اور تربیت کرنا اپنی اولاد کو موافق شرع کے اور سلوک کرنا ناتے داروں سے
اور فرمانبرداری کرنی آقا کی اور سردار مسلمان کی بشرطیکہ خلاف شرع نکہے اور نرمی
کرنی ساتھہ لونڈی غلام کے اور انصاف کرنا حالت سرداری مین اور متابعت کرنی
جماعت کی اور صلح کروانی لوگون مین اور قتل کرنا باغیون کو اور جو اسلام سے پھر جاوے

ہو یا قسم اخلاق سے ہو ان سب صورتون مین اخلاص چاہیے یعنی یہ عمل خدا ہی کے
لیے ہون اور اسی اخلاص مین داخل ہے چھوڑنا ریا کا اور نفاق کا اور شعبون
ایمان سے ہی خوف خدا کا اور امید خدا سے یعنی گناہ کی باتون مین خدا سے ڈرتا رہے
اور بندگی کی باتون مین اوس سے امید رکھے اور شعبون ایمان سے ہی
توبہ کرنا گناہون سے جب گناہ ہو تبھی توبہ کرے بلکہ توبہ کرنی فرض ہی ہجر دگنا
کرنے کے اور شکر کرنا نعمت پر یعنی جو اللہ تعالی دی اوسکا شکر بجا لاوی اگر اللہ تعالے
نے اوسکے ہان اولاد دی تو عقیقہ کرے اور نکاح کرے تو ولیمہ کرے اور اگر ختم
قرآن کرے تو اوسکی خوشی کرے اگر اللہ تعالی نے مال دیا ہی تو زکوٰۃ ادا کرے اور صدقہ
عید الفطر دی اور قربانی کرے اور شعبون ایمان سے ہی وفا کرنا عہد کا اور صبر کرنا
مصیبت پر اور شدت طاعت پر اور صبر کرنا معصیت سے یعنی باز رہنا اوس سے اور راضی ہونا
تقدیر پر اور توکل کرنا خدا پر اور شفقت کرنی چھوٹون پر اور تعظیم کرنی بڑون کی اور
تواضع کرنا اور چھوڑنا کبر کا اور عجب کا اور حسد کا اور کینہ کا اور غضب کا اور کہنا کلمہ توحید کا
اور پڑہنا قرآن کا اور سیکھنا علم کا اور سکھانا علم کا اور دعا مانگنی خدا سے اور ذکر کرنا

۱۲ کرنی درست نہیں بگو ظالم اور مفسد کی حق مین کرے تو درست ہے اور ایک خطبہ ہے وہ یہ ہے کہ آرزو کرنی



مسئلہ

مسئلہ

مسئلہ

تلین گے ترازو مین اور اعمالنامہ ملین گے داہنے ہاتھ مین نیکون کو اور بائین ہاتھ
مین بُرونکو اور پل صراط پر گذرین گے اور دیدار حقتعالی کا مومنونکو نصیب ہوگا اور
بہشتی بہشت مین داخل ہونگے اور ہمیشہ بہشت مین رہین گے اور اسیطرح دوزخی دوزخ مین
داخل ہونگے اور عذاب مین گرفتار رہین گے اور اسیطرح سے عذاب مین نہینگے دوزخ مین سے
کبھی نہ نکلین گے ان سب پر ایمان لانا یہ بھی شعبہ ایمان سے ہے اور اور شعبے ایمان کے
یہ ہین کہ محبت رکھنی اللہ سے اور محبت اور بغض اوسکی راہ مین رکھنا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم سے محبت رکھنی اور اونکی تعظیم کا اعتقاد کرنا اور اونپر درود بھیجنا اور اونکی سنت پر
چلنا یعنی اونکے طریق پر عمل کرنا اور رواج دینا اونکے طریق کو یہ سب محبت پیغمبر مین
داخل ہے اور محبت اللہ کی اور رسول کی ایسی کہے کہ ایک مقام مین سارا جہان ایک
طرف ہو اور اللہ اور رسول ایکطرف اوسجگہہ اللہ اور رسول کا اتباع کرین تو محبت
اللہ اور رسول سے ہے اور نہین تو اللہ رسول سے محبت نہین اور اور شعبہ ایمان کا
یہ ہے کہ عمل کرنا خاص خدا کیواسطے کہ اوسمین نگاہ غیر کی طرف اور دہیان دکھاوے کا
نہو خواہ وہ عمل بدن کا ہو یا مال کا ہو یا منہ سے کہنے کا ہو یا دل مین اعتقاد کرنیکا

الاذی عن الطریق والحیاء من شعبة الایمان متفق علیه یعنی مشکوٰة کی کتاب الایمان
مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان
کی گنتی اور شترشاخین ہین پس افضل اونمین سے ہی کہنا لا الٰہ الا اللہ کا یعنی کہنا
اور اعتقاد کرنا اوسپر اور کمتر اونمین سے ہے دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سی اور حیا
یعنی شرم کرنی بُرے کامون کے کرنے مین بڑی شاخ ہی ایمان سی روایت کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف بضع عربی مین کہتے ہین تین سے نو تک کو اور تفصیل
ان شعبون یعنی شاخون ایمان کی بعضی کتابون حدیث کی مین لکھی ہے وہ یہ ہے
کہ ایمان لانا اللہ پر اور صفات اوسکی پر اور اعتقاد کرنا اسکا جو سوا اللہ کے
اور صفات اوسکی کے ہی حادث ہی یعنی توپیدا ہے قدیم نہین اور ایمان لانا
خدا تعالی کے فرشتون پر اور کتابون اوسکی پر اور پیغمبرون اوسکی پر اور تقدیر پر
ایمان لانا نیک ہو یا بد اور دن آخرت پر ایمان لانا اور آخرت پر ایمان لانیمین
یہ بھی داخل ہی کہ عذاب قبر کا بھی ہوتا ہے بُرے لوگون کو اور نعمت ہوتی ہے
اچھے لوگون پر اور حساب و کتاب قیامت کے دن ہونا برحق ہی اور اعمال لوگون کے

مراد ہے توجہ الی اللہ سے اور فقہ اور تصوف اور عقائد لازم ایک دوسرے کے
ہین کہ کوئی انمین سے بغیر دوسریکے تمام نہین ہوتا بیان اسکا یہ کہ تصوف بغیر فقہ کے
درست نہین اسلیے کہ احکام الٰہی بغیر فقہ کے معلوم نہین ہوتے اور فقہ بغیر تصوف کے
تمام نہین ہوتی اسلیے کہ عمل بغیر حضور اور توجہ الی اللہ کے تمام نہین ہوتا اور دونون
بدون ایمان کے ہرگز صحیح نہین مانند روح وبدن کے کہ کوئی انمین سے بدون
دوسریکے وجود نہین پکڑتا فرمایا ہے امام مالک رح نے کہ جو صوفی ہوا اور فقیہ
نہوا پس زندیق ہوا یعنی بڑا بددین اور جو فقیہ ہوا اور صوفی نہوا پس زاہد خشک ہوا
اور جسنے دونون حاصل کیے پس محقق ہوا کمال یہی ہے باقی سب گمراہی نسئل التوفیق
والاستعانۃ اور فخر کرین گے بیچ عمارتون کے یعنی گنوار محتاج اس درجہ کو نہ پہنچین گے
کہ اونچے مکان بناوین گے اور آپسمین فخر کرین گے یہ سبب بے انتظامی کے ہوگا
کہ رزالے خوش ہونگے اور اشراف وکمال والے خراب یہ سب ترجمہ شیخ عبدالحق کی مین مذکور
ہے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِیْمَانُ
بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ

ایمان لاوے کہ جو نیکی بدی ہوتی ہے سب روز ازل سے لکھدی ہے اوسی کے
یعنے لوح محفوظ مین پہلے لکھ دیا کہ کونسا بندہ کیا کریگا
ارادہ سے ہوتی ہے لیکن نیکی سے راضی ہے اور بدی سے ناراض اور بندیکو
بھی کرنے نکرنے مین فی الجملہ اختیار دیا ہے اسی پر ثواب دیگا ثواب دینا فضل اوسکا ہے
اور عذاب کرنا عدل اور یہ جو فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ بندگی کرے تو اللہ کی گویا کہ تو
دیکھتا ہے اوسکو کیونکہ جسکو یہ حالت حاصل ہوگی کمال ہیبت و تعظیم اللہ تعالی کی
اور خشوع اور ذوق اور محبت پیدا ہوگی اسکو مقام مشاہدہ اور استغراق کہتے
ہین پس اگر نہین دیکھ سکتا اوسکو پس تحقیق وہ دیکھتا ہے تجکو یعنی اگر ایسی حالت
عبادت مین تجھے نہین حاصل ہے کہ گویا دیکھتا ہے تو اوسکو تو اس طرح
عبادت کر اور جان کہ وہ حاضر ناظر ہے اسمین بھی خوف و خشیت پیدا ہوگی
اور احتیاط کرے گا حرکات و سکنات مین جانا چاہیے کہ مداومت دین کا اور
اوسکے کمال کا فقہ اور عقائد اور تصوف پر ہے اس حدیث مین تینون چیزین بیان
ہوئین اسلام اشارہ ہے فقہ پر کہ اوسمین سب احکام و اعمال شرعی بیان ہوئے ہین
اور ایمان اشارہ ہے عقائد پر اور احسان اشارہ ہے اصل تصوف پر کہ وہ

کوئی کہ کیا کرے گا کل کو اور نہین جانتا کوئی کہ کس زمین مین مرے گا تحقیق اللہ
دانا خبردار ہے پس یہ باتین سوای اللہ کے عقل سے کوئی نہین جان سکتا اگر جسکو
کہ اللہ تعالی معلوم کرادے ساتھہ وحی یا الہام کے اور اوپر جو فرمایا کہ اگر طاقت
رکھے تو طرف اوسکی راہ کے یعنی اگر خرچ راہ اور سواری میسر ہو اور ہونے دریا کے درمیان
مین فرضیت حج کی نہین جاتی رہتی اور تعجب لوگون نے اسلیئے کیا کہ اگر اسکو حقیقت اسلام
کی معلوم تھی تو پھر کیون سوال کیا اور ایمان لانا اللہ پر یہ کہ اوسکی ذات اور صفات کو
حق اعتقاد کرے اور فرشتون پر ایمان لاوے کہ بندے اللہ کے ہین نورانی فرمانبردار
اور کتابون پر ایمان لاوے کہ کلام قدیم اوسکے ہین بھیجے رسولون اپنے پراون مین سے
قرآن شریف افضل ہر سب سے اور کتابین ایکسو چار ہین چار تو مشہور توریت انجیل
زبور فرقان اور صحیفے اور چھوٹی اور رسولون پر ایمان لاوے کہ بھیجا اونکو اللہ تعالی نے
واسطے خلق کے اور پاک تھے گناہون سے اور ون پچھلا مراد ہے مابعد موت سے
قائم ہونے قیامت تک اور وقت داخل ہونے بہشت تک اعتقاد کرے کہ جو کچھہ اللہ
رسول نے خبر دی ہے احوال آخرت سے یعنی عذاب قبر اور حساب کتاب وغیرہ سب حق ہے اور تقدیر

ننگے بدن والون کو مفلسون کو چرانیوالے بکریون کو فخر کرینگے بیچ عمارتون کے کہا
روایت کرنیوالے نے پھر چلا گیا وہ شخص پس ٹھہرا رہا مین دیر تک یعنی حضرت نے حال
نہ پوچھا کہ کون تھا پھر فرمایا حضرت نے واسطے میرے اے عمر کیا جانتا ہے تو کون تھا
پوچھنے والا کہا مینے اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جاننے والا ہی فرمایا پس تحقیق وہ شخص
جبرئیل تھا آیا تھا تمھاری پاس سکھاتا تھا تمکو دین تمھارا روایت کی یہ مسلم نے اور روایت کی
یہ حدیث ابوہریرہ نے ساتھہ اختلاف کے اور بیچ اوس روایت کے یہ ہے اور جب
دیکھے تو ننگے پانون والون کو ننگے بدن والون کو بہرے نکو گونگو کو بادشاہ زمین کے بیچ پانچ
چیزونکے کہ نہین جانتا اونکو مگر اللہ یعنی قیامت کا علم اونہین پانچ چیز ونہین داخل ہی کہ سوا
اللہ کے اونکو کوئی نہین جانتا پھر پڑہی یہ آیہ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ الآیہ
تحقیق اللہ نزدیک اوسکے ہے علم قیامت کا اور مینہ کا کہ کب برساویگا آخر آیہ تک ف
باقی آیہ یہ ہے وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا
وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ
یعنے اور جانتا ہے جو کچھہ پیٹون مین ہے یعنی بیٹا یا بیٹی اور نہین جانتا

آداب بجالاوی اور دے توزکوۃ اور روزے رکھے رمضان کے اور حج کرے
خانہ کعبہ کا اگر طاقت رکھے تو طرف اوسکی راہ کے کہا اوس شخص نے کہ سچ کہا تو نے
پس تعجب کیا ہمنے واسطے اوسکے کہ پوچھتا ہے حضرت سے اور تصدیق کرتا ہے اوسکو
کہا اوس شخص نے خبر دو مجکو ایمان سے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ ایمان
لاوی تو ساتھ اللہ کے اور فرشتون اوسکے کے اور کتابون اوسکی کے اور رسولون اوسکے
اور دن پچھلے کے اور ایمان لاوی تو ساتھ تقدیر کے بھلائی اوسکے اور برائی اوسکے
کہا سچ کہا تو نے کہا اوس شخص نے پس خبر دو مجکو احسان سے یعنی نیکی کرنی سے فرمایا کہ احسان
یہ ہے کہ بندگی کرے تو اللہ کی گویا کہ تو دیکھتا ہے اوسکو پس اگر نہین دیکھ سکتا تو اوسکو
پس تحقیق وہ دیکھتا ہی تجکو کہا اوسنے پس خبر دو مجکو قیامت سے فرمایا نہین وہ شخص کہ
پوچھا گیا قیامت سے زیادہ جاننے والا پوچھنے والے سے یعنی مین اور تو دونون برابر
ہین نہ جاننے مین کہا اوس شخص نے پس خبر دو مجکو علامتون اوسکی سے فرمایا
علامت قیامت کی یہ ہے کہ جنے گی لونڈی مالک اپنے کو یعنی لوگ حد سے بہت
کرینگے اور لونڈی بچے کثرت سے پیدا ہونگے اور علامت یہ ہے کہ دیکھے تو ننگے پانون والون کو

علم الساعۃ وتنزل الغیث الآیۃ متفق علیہ یعنے
مشکوۃ کی کتاب الایمان مین حضرت عمر بیٹے خطاب کے سے روایت ہی راضی ہو
اللہ اونسے کہا کہ اوس وقت کہ تھے ہم نزدیک رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک روز
ناگاہ ظاہر ہوا اوپر ہمارے ایک شخص نہایت سفید کپڑے بہت سیاہ تھے بال نہین معلوم
ہوتا تھا اوسپر نشان سفر کا اور نہین پہچانتا تھا اوسکو ہم مین سے کوئی یعنی غبار وغیرہ
بھی مثل مسافرونکے اوسپر نتھا اور نہ شہر کا معلوم ہوتا تھا کہ ہم پہچانتے یہان تک
کہ بیٹھا روبرو حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس لگا دئے دونون زانو اپنی طرف
دونون زانو حضرت کے یعنی نہایت قریب بیٹھا جواب سوال کا اچھی طرح سنے
اور رکھے دونون ہاتھ اپنے اوپر دونون زانو اپنے کے یعنی جیسے شاگرد استاد کی آگے
باادب بیٹھتا ہی یا رکھے اوپر دونون زانو آنحضرتؐ کے اور کہا ای محمد مجھکو خبر دو مجھکو
اسلام سے یعنی حقیقت اسلام سے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام یہ ہے
کہ گواہی دے تو یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دے یہ کہ محمدؐ بھیجے ہوئے اللہ کے
ہین اور پڑہے تو نماز اچھی طرح یعنی ساتھ شرائط اور ارکان اور سنتون اوس

ضیاء البصائر فی ذکر الایمان
والکبائر

يسأله ويصدقه قال فأخبرني عن الإيمان قال أن تؤمن بالله
وملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر وتؤمن
بالقدر خيره وشره قال صدقت قال فأخبرني عن
الإحسان قال أن تعبد الله كأنك تراه فإن لم
تكن تراه فإنه يراك قال فأخبرني عن الساعة
قال ما المسئول عنها بأعلم من السائل قال فأخبرني
عن أماراتها قال أن تلد الأمة ربتها وأن ترى الحفاة
العراة العالة رعاء الشاء يتطاولون في البنيان قال ثم
انطلق فلبثت مليا ثم قال لي يا عمر أتدري من السائل
قلت الله ورسوله أعلم قال فإنه جبريل أتاكم يعلمكم
دينكم رواه مسلم ورواه أبو هريرة مع اختلاف
وفيه وإذا رأيت الحفاة العراة الصم البكم ملوك
الأرض في خمس لا يعلمهن إلا الله ثم قرأ إن الله عنده

ضياء المصابيح في الإيمان والكبائر ١٣

شارع نے اوسکو علامت کفر کی کی ہے مانند سجدہ کرنے بت کی یا زنار باندھنے کے
شرعًا یہ بھی حکم کافرین ہے اور اسلام شرع مراد ہے فرمانبرداری کرنے احکام
الٰہی کی اور بجالانا پانچون رکنونکا جو حدیث آیندہ مین مذکور ہین پس اسلام نام ہے
اعمال ظاہر کے ہی اور ایمان نام باعتبار اعتقاد باطن کے اور ان دونونکا نام دین ہے

عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال بينما نحن عند
رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم إذ طلع علينا
رجل شديد بياض الثياب شديد سواد الشعر لا يرى
عليه أثر السفر ولا يعرفه منا أحد حتى جلس إلى النبي صلى الله
عليه وسلم فأسند ركبتيه إلى ركبتيه ووضع كفيه
على فخذيه وقال يا محمد أخبرني عن الإسلام قال الإسلام
أن تشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله وتقيم الصلوة
وتؤتي الزكوة وتصوم رمضان وتحج البيت
إن استطعت إليه سبيلا قال صدقت فعجبنا له

١٣
ضياء البصائر في ذكر الايمان
والكبائر

کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جیسے کرنے فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مین لازم ہے
ویسے ہی جو فعل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نکیا ہو اوس فعل کے نکرنے مین بھی
اتباع لازم ہی اور چاہیے کہ اوس چیز پر دوام نکرے جو شارع سے ثابت نہین اور جو
کوئی دوام کرے ایسی چیزون پر کہ شارع سے ثابت نہین وہ شخص بدعتی اور مبتدع ہی
تمام ہوا یہان تک مطلب ترجمہ شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا

پہلا باب بیچ بیان حقیقت ایمان اور اسلام کے

جانا چاہیے کہ ایمان شرع مین مراد ہی اس سے کہ یقینًا اعتقاد کرے کہ جو کچھ
رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے لائے ہین حق ہی اور فقط سچا جاننا پیغمبر کا
اور پہچاننا حق کا حصول ایمان مین کافی نہین ہی جب تک کہ مرتبہ تصدیق اور تسلیم کو یعنی
گردیدہ ہونے کو نہ پہنچے اور باطن اوسپر قرار نہ پکڑے ہی کیونکہ بعضے کافر بھی حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کو حق جانتے تھے لیکن ازراہ عناد کی انکار کرتے تھے اور حقیقت ایمان کی یہی ہے
کہ دل مین تصدیق کرے لیکن حکم ایمان والون کے تب جاری ہونگے جب زبان سے بھی
اقرار کری مگر بہر اگونگا معذور رہے اور باوجود تصدیق اور اقرار کے اگر ایسی بات کری

پیچھے علمانے اختلاف کیا ہی اسکے مکروہ ہونے مین اور مستحب ہونیمین اور بدعت
ہونے مین اور سنت ہونیمین اور قاعدہ فقہ کا یہ ہی کہ جب اختلاف ہو علمامین
درمیان سنت ہونیکے اور بدعت ہونیکے یعنی بعضی کہین کہ سنت ہے اور بعضے کہین
کہ بدعت ہے پس احتیاط اس جگہ یہ ہی کہ ایسی چیز کو ترک کیجیے چنانچہ یہ بات
ایک جگہ فتاوای عالمگیری مین ہی معلوم ہوتی ہی اور اسی طرح جب اختلاف ہو
درمیان کراہیت اور مستحب ہونیکے اوسکو بھی ترک کیجیے اور جانا چاہیے کہ نیت بیچ عبادات
کے ضرور ہی اور کام حرام مین نیت اثر نہین کرتی اور مباح چیز مین اگر نیت کرے
عبادت کی یا اوس مباح چیز مین کرے کہ وسیلہ ہو عبادت کا تو بھی موجب ثواب کا ہوتا ہے
اور شیخ عبدالحق دہلوی نے بیچ ترجمہ مشکوٰۃ کے یہ لکھا ہی کہ علمانے اختلاف
کیا ہے بیچ نیت پڑہنے نماز کے بعد اتفاق کے اسپر کہ پکار کر کہنا نیت کا مشروع نہین
اور محدثون نے کہا ہی کہ بیچ کسی روایت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین آیا
کہ نیت زبان سے کہی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی پس طریق سنت
اور اتباع رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ہی کہ ساتھ نیت دل کے اکتفا کرے اور اتباع

نزدیک نیت سنت ہی یا مستحب ہے اس سبب اگر نیت نہ کی تو بھی وضو ہو گیا نماز
پڑھنی اوس سے درست ہے اور مراد نیت سے یہان قصد کرنا قرب کا ہے طرف
اللہ تعالی کے یعنی جو کام کرے اللہ تعالی کی کیلیے کرے اور ساتھ قصد بجا آوری حکم اور
طلب رضا اوسکے کرے اب اسمین فقہا کو اختلاف ہی کہ زبان سے نیت کہنی سنت ہے
یا مستحب ہے یا مکروہ ہی اسمین تین قول ہین چنانچہ فتح القدیر مین یون لکھا ہی کہ نہین منقول
ہوا آنحضرت سے اور نہ صحابیون سے زبان سی کہنا نیت کا بیچ حدیث صحیح کے نہ ضعیف
کے اور نہین منقول ہوا چارون اامون سے اور کتاب مفید مین یہ نقل کیا ہی کہ بعضے
مشائخ نے زبان سے کہنا نیت کا مکروہ رکھا ہی اور بعضون نے اسکو مستحب کہا ہے
سو مستحب ہی اس قدر ہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ صَلٰوۃَ کَذَا فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ اسطرح
کی عبارت حدیث مین حج کی نیت سے منقول ہوئی ہی اور عبادات مین منقول نہین ہوئی چنانچہ
یہ مقدمہ نیت کا کتاب اشباہ مین مفصل لکھا ہے پس تحقیق اسکی نزدیک
لکھنے والے ترجمہ مشکوۃ کے یہ ہی کہ جب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابیون سے
اور چارون اامون سے کہنا لفظ نیت کا نماز مین یا روزہ مین منقول نہین ہوا اور

ہجرت کر کر آیا تھا واسطے طلب ایک عورت ام قیس نامی کے اوسکے حق مین یہ
حدیث فرمائی چنانچہ اوسکو مہاجر ام قیس کہتے تھے یہ مضمون حضرت شیخ عبدالحق رح
کے ترجمہ مین ہے اور اس حدیث مین کئی طرح سے لفظ وارد ہوے ہین انما
الاعمال بالنیات وانما الاعمال بالنیۃ والاعمال بالنیۃ والعمل بالنیۃ
ف جانا چاہیے اس حدیث مین کہ مذکور اعمال کا ہی مراد اعمال سے وہ عمل ہین کہ
اعمال مقصودہ یعنی قصد کئے گئے ہون جیسے نماز و روزہ اور زکوۃ اور حج پس اسطرح کے
عمل بدون نیت کے معتبر نہین نہ قبول ہوتے ہین خدا کے نزدیک اور نہ صحیح ہوتے ہین
اگر کوئی نماز پڑہی بغیر نیت کے اوسکی نماز نہ صحیح ہوگی نہ قبول ہوگی اسیطرح سے روزہ
نہ قبول ہوگا نہ صحیح اور اسیطرح سے زکوۃ اور حج بدون نیت کے قبول نہین اور بعضی عمل
غیر مقصود ہوتے ہین جیسے غسل اور وضو اسمین نیت کا ہونا ضروری ہی یا نہین پس اسمین
اختلاف ہی علما کا یعنی امام شافعی کے نزدیک وضو مین اور غسل مین نیت کا کرنا
ضرور ہے کسواسطے کہ فرض ہے اونکے نزدیک بدون نیت کے وضو اور غسل نہین
ہوتا اور امام اعظم کے نزدیک وضو اور غسل بغیر نیت کے ہو جاتا ہی کسواسطے کہ انکے

جائے کہ خواہش نفسانی کی چیزون مین اچھی نیت کرنیمین ثواب پاتا ہی مثلاً خوشبو
لگانیمین جمعہ کو یا جب چاہی قصد اتباع سنت کا کرے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
خوشبو کو دوست رکھتے تھے اسلیے مین لگاتا ہون اور قصد تعظیم مسجد کا کرے اور نیت کرے
کہ جو میرے پاس بیٹھے گا خوشبو پاکر خوش ہوگا اور قصد کرے کہ کوئی بسبب بدبو میری کے
غیبت کرکر گناہ مین پڑیگا خوشبو لگاکر اوسکو غیبت سے بچاؤنگا اور قصد کرے معالجہ
دماغ کا تا خوشبو سے دماغ میرا تازہ ہووے اور علوم اور معارف خوب حاصل ہون پس
اسیطرح ہر عمل مین بہت سی نیتین ہوسکتی ہین ہر ایک کا ثواب جدا جدا پاویگا اور
اگر فقط واسطے لذت جسمانی اور خواہش نفسانی کے کریگا محروم ان ثوابون سے رہیگا
بلکہ مستحق ملامت اور عتاب کا ہوگا اور معنی ہجرت کے یہ ہین کہ کفرستان سے نکل کر
دارالاسلام مین اللہ کے خوشی کے لیے جاوے پس اگر یہ خاص اللہ کی خوشنودی
کے لیے ہے ثواب پاویگا اور مقبول ہے اور اگر نیت دنیا کی کی کچھ ثواب نہین
اور مراد دنیا سے یہان وہ چیز ہے کہ باز رکھے اللہ کی یاد سے اور طلب دنیا مین نکاح
کرنے مین اگر نیت قضای حق بھی ہوگی خالی ثواب سے نہین اور ایک شخص مدینہ مین

ضیاء القلوب فی ذکر الایمان
والکباء

ہجرت کر کر آیا تھا واسطے طلب ایک عورت ام قیس نامی کے اوسکے حق مین یہ
حدیث فرمائی چنانچہ اوسکو مہاجر ام قیس کہتے تھے یہ مضمون حضرت شیخ عبدالحق رح
کے ترجمہ مین ہے اور اس حدیث مین کئی طرح سے لفظ وارد ہوے ہین انما
الاعمال بالنیات وانما الاعمال بالنیۃ والاعمال بالنیۃ والعمل بالنیۃ
ف جانا چاہیے اس حدیث مین کہ مذکور اعمال کا ہی مراد اعمال سے وہ عمل ہین کہ
اعمال مقصودہ یعنی قصد کیے گئے ہون جیسے نماز و روزہ اور زکوۃ اور حج پس اسطرح کے
عمل بدون نیت کے معتبر نہین نہ قبول ہوتے ہین خدا کے نزدیک اور نہ صحیح ہوتے ہین
اگر کوئی نماز پڑہی بغیر نیت کے اوسکی نماز نہ صحیح ہوگی نہ قبول ہوگی اسیطرح سے روزہ
نہ قبول ہوگا نہ صحیح اور اسیطرح سے زکوۃ اور حج بدون نیت کے قبول نہین و بعضی عمل
غیر مقصود ہوتے ہین جیسے غسل اور وضو اسمین نیت کا ہونا ضرور ہی یا نہین پس اسمین
اختلاف ہی علما کا یعنی امام شافعی کے نزدیک وضو مین اور غسل مین نیت کا کرنا
ضرور ہے کسواسطے کہ فرض ہے اونکے نزدیک بدون نیت کے وضو اور غسل نہین
ہوتا اور امام اعظم کے نزدیک وضو اور غسل بغیر نیت کے ہو جاتا ہی کسواسطے کہ انکے

جائے کہ خواہش نفسانی کی چیزون مین اچھی نیت کرنیمین ثواب پاتا ہی مثلاً خوشبو
لگانیمین جمعہ کو یا جب چاہی قصد اتباع سنت کا کرے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
خوشبو کو دوست رکھتے تھے اسلیے مین لگاتا ہون اور قصد تعظیم مسجد کا کرے اور نیت کرے
کہ جو میرے پاس بیٹھے گا خوشبو پاکر خوش ہوگا اور قصد کرے کہ کوئی بسبب بدبو میری کے
غیبت کرکر گناہ مین پڑیگا خوشبو لگاکر اوسکو غیبت سے بچاؤنگا اور قصد کرے معالجہ
دماغ کا تا خوشبو سے دماغ میرا تازہ ہووے اور علوم اور معارف خوب حاصل ہون پس
اسیطرح ہر عمل مین بہت سی نیتین ہوسکتی ہین ہر ایک کا ثواب جدا جدا پاویگا اور
اگر فقط واسطے لذت جسمانی اور خواہش نفسانی کے کریگا محروم ان ثوابون سے رہیگا
بلکہ مستحق ملامت اور عتاب کا ہوگا اور معنی ہجرت کے یہ ہین کہ کفرستان سے نکل کر
دارالاسلام مین اللہ کے خوشی کے لیے جاوے پس اگر یہ خاص اللہ کی خوشنودی
کے لیے ہے ثواب پاویگا اور مقبول ہے اور اگر نیت دنیا کی کی کچھ ثواب نہین
اور مراد دنیا سے یہان وہ چیز ہے کہ باز رکھے اللہ کی یاد سے اور طلب دنیا مین نکاح
کرنے مین اگر نیت قضای حق بھی ہوگی خالی ثواب سے نہین اور ایک شخص مدینہ مین

ضیاء القلوب فی ذکر الایمان
والکبائر

تنہائی اللہ کے ذکر کے لیے اور تلاوت قرآن کے لیے یا سننے قرآن کے لیے یا وعظ و
نصیحت کے لیے میسر ہوتی ہے حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی صبح کو مسجد مین ذکر و وعظ
کے لیے جاوے مانند مجاہد فی سبیل اللہ کے ہوتا ہی اور جو ایک قوم بیچ ایک گھر کے گھروں
خدا کے بیٹھے اور تلاوت قرآن اور آپسمین پڑہنا اور پڑہانا اوسکا کرے تو گھیر لیتے ہین
اوسکو ملائک اور ڈہانک لیتی ہے اوسکو رحمت اور نیت کرے کہ وضو کر کر مسجد مین
نماز کے لیے جانے سے ثواب حج اور عمرہ کا حاصل ہوتا ہی اور نیت کرے کہ فائدہ دنیا
اور فائدہ لینا ساتھ علم کے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مسجد مین میسر ہوتے ہین بسبب
جمع ہونے لوگون کے اور نیت کرے مسلمان بہائیون کی ملاقات کی اور اون پر
سلام علیک کرنے کی اور نیت کرے تفکر اور مراقبہ امور آخرت مین اور استغفار تقصیرات
سے کہ بسبب خاطر جمعی کے مسجد مین میسر ہی اور جگہہ نہین اور نیت کرے کہ حضور باطن و آرام
دل اور اتصال ساتھ مشاہدہ حق کے اور استغراق بیچ شہود ذات کے عجیب مسجد
مین نصیب ہوتا ہی پس یہ بارہ نیتین ایک مسجد کے آنے مین ہو سکتی ہین کہ
ہر ایک کا ثواب علیحدہ پاویگا اور مسجد تو جگہہ عبادت کی ہے کیون نہو یہ ثواب

ضیاء البصائر فی ذکر الایمان والکبائر

اور ہر ایک کا ثواب علیحدہ مثلاً نیت کرے کہ وارد ہوا ہے کہ مسجد گھر اللہ تعالی کا ہے اور جو کوئی مسجد مین آتا ہے تو اللہ تعالی کی زیارت کو آتا ہے اور وہ کریم ہے اور کریم کی یہ صفت ہے کہ اپنے زیارت کرنے والونکی ضیافت کرتا ہے پس مین بھی امیدوار اسکا ہون پس اس نیت مین اسکا ثواب پاوے گا اور نیت کرے انتظار نماز مین ساتھ جماعت کے کہ حدیث مین آیا ہی جو کوئی انتظار کرتا ہی نماز کا گویا کہ نماز ہی مین ہوتا ہے پس اس نیت سے اسکا بھی ثواب پا دیگا اور نیت کرے کہ کان اور آنکھ اور تمام اعضا کہ کوچہ و بازار مین گرفتار گناہون مین ہوتے تھے یہان محفوظ ہین اوس سے اور نیت اعتکاف کی کرے کہ علمانے کہا ہے کہ جب مسجد مین آوے نیت اعتکاف کی کر لیا کرے جنکے نزدیک کم سے کم مدت اعتکاف کی ایک ساعت ہے اونکے نزدیک صحیح ہو جائے گا اور ثواب اوسکا پائے گا یہ عجب آسان عبادت ہے اور اکثر لوگ اس سے غافل ہین اور نیت کرے کہ صلوۃ اور سلام بھیجنا حضرت پر اور اور دعائین کہ حدیث شریف مین آئی ہین وقت آنے اور نکلنے مسجد سے اونکا پڑھنا نصیب ہوگا کہ ثواب و فضیلت بیشمار رکھتی ہین اور نیت کرے کہ مسجد مین

تنہائی اللہ کے ذکر کے لیے اور تلاوت قرآن کے لیے یا سننے قرآن کے لیے یا وعظ و
نصیحت کے لیے میسر ہوتی ہے حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی صبح کو مسجد مین ذکر و وعظ
کے لیے جاوے مانند مجاہد فی سبیل اللہ کے ہوتا ہی اور جو ایک قوم بیچ ایک گھر کے گھر و ن
خدا کے بیٹھے اور تلاوت قرآن اور آپسمین پڑہنا اور پڑہانا اوسکا کرے تو گھیر لیتے ہین
اوسکو ملائک اور ڈہانک لیتی ہے اوسکو رحمت اور نیت کرے کہ وضو کر کر مسجد مین
نماز کے لیے جانے سے ثواب حج اور عمرہ کا حاصل ہوتا ہی اور نیت کرے کہ فائدہ دنیا
اور فائدہ لینا ساتھ علم کے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مسجد مین میسر ہوتے ہین بسبب
جمع ہونے لوگون کے اور نیت کرے مسلمان بہائیون کی ملاقات کی اور اون پر
سلام علیک کرنے کی اور نیت کرے تفکر اور مراقبہ امور آخرت مین اور استغفار تقصیرات
سے کہ بسبب خاطر جمعی کے مسجد مین میسر ہی اور جگہ نہین اور نیت کرے کہ حضور باطن و آرام
دل اور اقبال ساتھ مشاہدہ حق کے اور استغراق بیچ شہود ذات کے عجیب مسجد
مین نصیب ہوتا ہی پس یہ بارہ نیتین ایک مسجد کے آنے مین ہو سکتی ہین کہ
ہر ایک کا ثواب علیحدہ پاویگا اور مسجد تو جگہ عبادت کی ہے کیون نہو یہ تو اب

ضیاء البصائر فی ذکر الایمان
والکبائر

اور ہر ایک کا ثواب علیحدہ مثلاً نیت کرے کہ وارد ہوا ہے کہ مسجد گھر اللہ تعالی کا ہے اور جو کوئی مسجد مین آتا ہے تو اللہ تعالی کی زیارت کو آتا ہے اور وہ کریم ہے اور کریم کی یہ صفت ہے کہ اپنے زیارت کرنے والونکی ضیافت کرتا ہے پس مین بھی امیدوار اسکا ہون پس اس نیت مین اسکا ثواب پاوے گا اور نیت کرے انتظار نماز مین ساتھ جماعت کے کہ حدیث مین آیا ہے جو کوئی انتظار کرتا ہے نماز کا گویا کہ نماز ہی مین ہوتا ہے پس اس نیت سے اسکا بھی ثواب پاویگا اور نیت کرے کہ کان اور آنکھ اور تمام اعضا کہ کوچہ و بازار مین گرفتار گناہون مین ہوتے تھے یہان محفوظ ہین اوس سے اور نیت اعتکاف کی کرے کہ علمانے کہا ہے کہ جب مسجد مین آوے نیت اعتکاف کی کر لیا کرے جنکے نزدیک کم سے کم مدت اعتکاف کی ایک ساعت ہے اونکے نزدیک صحیح ہو جائے گا اور ثواب اوسکا پائے گا یہ عجب آسان عبادت ہے اور اکثر لوگ اس سے غافل ہین اور نیت کرے کہ صلوۃ اور سلام بھیجنا حضرت پر اور اور دعائین کہ حدیث شریف مین آئی ہین وقت آنے اور نکلنے مسجد سے اور کتابت کرنا نصیب ہوگا کہ ثواب و فضیلت بیشمار رکھتی ہین اور نیت کرے کہ مسجد مین

یعنے مشکوۃ مین حضرت عمرؓ بیٹے خطاب کے سے روایت ہے راضی ہو جیو
اللہ اون سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین معتبر ہوتے
عمل مگر ساتھ نیتون کے اور نہین ہے واسطے ہر شخص کے مگر وہ چیز کہ نیت کی پس جو
شخص کہ ہو ہجرت اوسکی طرف اللہ کے اور طرف رسول اوسکے کے پس ہجرت اوسکی طرف
اللہ کے اور طرف رسول اوسکی کے ہے اور جو شخص کہ ہو ہجرت اوسکی طرف دنیا کے
کہ پوہنچے اوسکو یا طرف عورت کے کہ نکاح کرے اوس سے پس ہجرت اوسکی طرف
اوس چیز کی ہے کہ ہجرت کی طرف اوسکے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف محدثین
اتفاق رکھتے ہین اوپر افضل اور شرف اس حدیث کی اور بعضے علمانے اس حدیث کو نصف علم کہا ہے
اور یہ جو فرمایا کہ نہین واسطے ہر شخص کے مگر وہ چیز کہ نیت کی مطلب اس جملہ کا اور پہلے جملہ کا یکسان
ہے یہ تاکید ہے پہلے کی کہ عمل بغیر نیت کے معتبر نہین اور ایک عمل مین جتنی نیتین کریگا
اوتنے ہی ثواب پاوے گا مثلاً محتاج قرابتی کو دینے مین اگر نیت فقط صدقہ دینے کی کریگا
صدقہ ہی کا ثواب پاویگا نہ صلہ رحم کا یعنی ملانے ناتے کا اور اگر دونون نیتین کریگا
دوہرا ثواب پاویگا اسیطرح مسجد کے جانے مین کئی طرح کی نیتین ہو سکتی ہین

ف ضیاء البصائر فی ذکر الایمان والکبائر

ہجرت سے اور شہادت
انکی ہوئی ایک نصرانی
کے ہاتھ سے کہ نام اوسکا
ابولولو اور غلام مغیرہ
بن شعبہ کا تھا مدینے کے
شہر مین مسجد نبوی مین
صبح کی نماز مین بمدے
دن تک تیسرے مین ذی حج
کو تیئیسوین سال ہجرت کے
اور وفات کی عمر ساٹھ برس کی

آفات سے نجات پائین اور عمل کرنے کی توفیق اللہ تعالی سے چاہین اور مؤلف اس
رسالہ کو دعای خیر سے یاد فرمائین اور ان باتونکو ایک مقدمہ اور دو باب اور ایک خاتمہ مین
لکھا اور نام اس رسالہ کا **ضیاء البصائر فی ذکر الایمان والکبائر**
رکھا یا اللہ اس رسالہ کو بطفیل اپنے حبیب پاک صاحب لولاک کے مقبول فرما اور ہم سبکو اسکے
پڑہنے اور سننے اور عمل کی توفیق دے **حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ**

مقدمہ پس بیان نیت کے جاننا چاہیے کہ مدار کار اور حاصل ہونا ثواب کا
نیت پر ہے اور معنی نیت کے یہ ہین کہ دل سے قصد کرے زبان سے کہنا شرط نہین ہے
سب عباد تو مین اگر زبان سے کہے اور دل غافل ہو معتبر نہین اسیواسطے کتاب مجمع مین
لکھا ہے کہ اعتبار زبان کا نہین **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا
لِامْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ
اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ
يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ضیاء البصائر فی ذکر الایمان والکبائر

شاہجہان پوری عرض کرتا ہی کہ بہ نظر خیر خواہی مسلمان بہائیونکی کتنی باتین ضروری جن سے
حقیقت ایمان و اسلام اور ماہیت شرک اور کبائر کی بخوبی معلوم ہو معتبر کتابون سے
مثل مظاہر الحق ترجمہ مشکوٰۃ اور شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل اور نصاب الاحتساب
وفتاوے برہان وغیرہا کے نہایت اختصار کے ساتھ جس سے دیکھنے والونکا جی گھبرا
اور ہر ایک حفظ مین لائے لکھی جاتی ہین اور نیز حواشی ضروریہ کہ وہ یا اسکے اجمال کی
تفصیل ہین یا مسائل فقہیہ ہین کہ تھوڑی سی مناسبت کے سبب واسطے فائدہ عام کے
کتب معتبرہ سے مثل مظاہر حق ترجمہ مشکوٰۃ[1] و الابد منہ[2] اور در مختار[3] اور عین الایمان[4] اور
حواشی[5] الابد منہ اور ہدایات الاضاحی[6] اور النکتۃ[7] الانیقہ ترجمہ عجالۃ الدقیقہ اور مسائل[8]
اربعین اور رد المختار[9] حاشیہ در المختار اور درر الفرید[10] اور فتح العزیز[11] اور ضمان الفردوس[12] اور
کنز الدقائق[13] و فتح القدیر[14] اور رسالہ مانعۃ الزنا[15] اور موضح القران[16] و فتاوی عالمگیریہ[17] اور فتاوی قاضی خان[18] اور
فتاوی غیاثیہ[19] اور بحر الرائق[20] اور تذکرۃ الموتی والقبور[21] اور زاد السبیل الی دار الخلیل[22] اور سراج السالکین
ترجمہ منہاج العابدین[23] و فتاوی غرائب[24] وغیرہا کی زیادہ کیگئی اسکو تطویل لاطائل نسمجھنا چاہیے اور چاہیکہ
پڑھے لوگ بن پڑھونکو اور مردونکو اور عورتون کو یہ باتین خوب سکھلائین تا دین اور دنیا کی

۳
ضیاء البصائر فی کل الایمان
والکبائر



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا بمعرفة الإسلام والإيمان
ونهانا عن الشرك والبدعة والطغيان ومنعنا
عن عبادة الأصنام والأوثان ۞ وكره علينا
الكفر والفسوق والعصيان ۞ وكرمنا بإرسال
حبيبه محمد صاحب الآيات والبرهان ۞ صلى الله عليه
وعلى آله واصحابه وسلم في كل وقت وحين وان

بعد حمد و نعت کے جرائم متلی محمد شوکت علی بن شیخ محمد امید علی صاحب

Fazal Kasaes

إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ

فضل الٰہی وخلیل جناب رسالت پناہی سے یہ رسالہ ہدایت مظاہر یعنی

ضیاء البصائر فی ذکر الائمۃ فی الکبائر

تصنیف عالم باعمل فاضل اجل مولوی شوکت علی صاحب شاہجہانپوری

مطبع نولکشور واقع کانپور میں چھپا

Ziyā'al-baṣā'ir.

15-E.73

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

